فہرست مطالب رسالۂ فتح المغیث بفقہ الحدیث

صفحہ	مطالب
۵	باب بیان مین پانی کے
〃	فصل بیان مین نجاست کے
〃	فصل بیان مین پاک کرنے کے
۶	باب قضائے حاجت کا
〃	باب وضو کا
〃	فصل بیان مین مستحبات وضو کے
〃	فصل بیان مین وضو توڑنیوالی چیزون کے
۷	باب بیان مین غسل کے
〃	فصل بیان مین کیفیت غسل کے
〃	فصل بیان مین غسل جمعہ وغیرہ کے
〃	باب بیان مین تیمم کے
〃	باب بیان مین حیض کے
۸	فصل بیان مین نفاس کے
〃	**کتاب بیان مین نماز کے**
〃	باب بیان مین اذان کے
〃	باب بیان مین طہارت نمازی کے
۹	باب بیان مین کیفیت نماز کے
〃	فصل بیان مین مبطلات نماز کے
〃	فصل بیان مین ساقط ہونے نماز کے غیر مکلف سے
〃	باب بیان مین نماز نفل کے
۱۰	باب بیان مین نماز جماعت کے
〃	باب بیان مین سجدہ سہو کے
〃	باب بیان مین نماز قضا کے
۱۱	باب بیان مین نماز جمعے کے
〃	باب بیان مین نماز عیدین کے
〃	باب بیان مین نماز خوف کے
〃	باب بیان مین نماز مسافر کے
۱۲	باب بیان مین نماز گہن کے
〃	باب بیان مین نماز استسقا کے
〃	**کتاب بیان مین جنازہ کے**
〃	فصل بیان مین نہلانے مردہ کے
۱۳	فصل بیان مین کفن مردہ کے
〃	فصل بیان مین نماز جنازہ کے
〃	فصل بیان مین لیجانے جنازہ کے
〃	فصل بیان مین دفن کرنے مردے کے
۱۴	**کتاب بیان مین زکوۃ کے**
〃	باب بیان مین زکوۃ جانورون کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ اونٹ کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ گاؤ کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ بکری کے

صفحہ	مطالب
۱۴	فصل بیان مین مخلوط جانورون کے
۱۵	باب بیان مین زکوٰۃ سونے چاندی کے
"	باب بیان مین زکوٰۃ روئیدگی کے
"	باب بیان مین جگہہ خرچ کرنے زکوٰۃ کے
"	باب بیان مین صدقہ فطر کے
"	کتاب بیان مین خمس کے
۱۶	کتاب بیان مین روزہ کے
"	فصل بیان مین مبطلات روزہ کے
"	فصل بیان مین افطار کرنے روزہ کے عذر سے
"	باب بیان مین روزہ نفل کے
۱۷	باب بیان مین اعتکاف کے
"	کتاب بیان مین حج کے
"	فصل بیان مین اقسام حج کے
۱۸	باب بیان مین لباس حج کے
"	فصل بیان مین آنے مکہ کے
۱۹	فصل بیان مین سعی کے
"	فصل بیان مین عرفات کے
۲۰	فصل بیان مین ہدے کے
"	باب بیان مین عمرے کے
"	کتاب بیان مین نکاح کے
"	فصل بیان مین نکاح متعہ کے
۲۱	فصل بیان مین مہر کے

صفحہ	مطالب
۲۲	فصل بیان ولد الزنا کے
"	کتاب بیان مین طلاق کے
"	فصل بیان مین طلاق کنایہ کے
۲۳	باب بیان مین خلع کے
"	باب بیان مین ایلا کے
"	باب بیان مین ظہار کے
"	باب بیان مین لعان کے
۲۴	باب بیان مین عدت کے
"	باب بیان مین نفقہ کے
"	باب بیان مین رضاع کے
۲۵	باب بیان مین پرورش کے
"	کتاب بیان مین خرید فروخت کے
۲۶	باب بیان مین سود کے
۲۷	باب بیان مین خیار کے
"	باب بیان مین بیع سلم کے
"	باب بیان مین قرض کے
"	کتاب بیان مین شفعہ کے
۲۸	کتاب بیان مین اجارہ کے
"	باب بیان مین آباد کرنے زمین اور جاگیر دینے کے
"	کتاب بیان مین شرکت کے
۲۹	باب بیان مین رہن کے
	کتاب بیان مین امانت و عاریت کے

صفحہ	مطالب
۲۹	کتاب بیان مین غصب کے
۳۰	کتاب بیان مین آزاد کرنیکے
"	کتاب بیان مین وقف کے
۳۱	کتاب بیان مین ہدیہ کے
"	کتاب بیان مین ہبہ کے
"	کتاب بیان مین قسم کہانیکے
۳۲	کتاب بیان مین نذر کے
"	کتاب بیان مین کہانیکے
"	باب بیان مین شکار کے
۳۳	کتاب بیان مین ذبح کے
"	باب بیان مین مہمان کے
۳۴	باب بیان مین آداب کہانیکے
"	باب بیان مین پینے کے
"	کتاب بیان مین لباس کے
۳۵	کتاب بیان مین قربانی کے
"	باب بیان مین ولیمہ کے
"	فصل بیان مین عقیقہ کے
"	کتاب بیان مین علاج کے
"	کتاب بیان مین وکالت کے
۳۶	کتاب بیان مین ضمانت کے
"	کتاب بیان مین صلح کے
"	کتاب بیان مین حوالہ کے
"	کتاب بیان مین مفلس کے
۳۷	کتاب بیانمین لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کے
"	کتاب بیانمین قضا کے یعنی حکم کرنیکے
۳۸	کتاب بیانمین خصومت یعنے جہگڑے کے
۳۹	کتاب بیانمین حد کے و باب بیان مین حد زنا کے
"	باب بیان مین چوری کے
۴۰	باب بیان مین حد تہمت زنا کے
"	باب بیان مین حد شراب کے
"	فصل بیان مین تعزیر کے
"	باب بیان مین حد محارب یعنے راہزن کے
"	باب بیان مین مستحق قتل کے از روے حد کے
۴۱	کتاب بیان مین قصاص کے
"	کتاب بیان مین دیت کے
۴۲	باب بیان مین قسامت کے
"	کتاب بیان مین وصیت کے
۴۳	کتاب بیان مین میراث کے
۴۴	کتاب بیان مین جہاد کے
۴۵	فصل بیان مین غنیمت یعنے لوٹ کے
"	فصل بیانمین غلام بنانے اہل عرب کے
۴۶	فصل بیان مین باغیون کے
"	فصل بیان مین اطاعت بادشاہ کے

تمت

وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا

الحمد لولیه والصلوٰة علے نبیه که رساله جامع اصول عبادات ومهمات مسائل مسمیٰ

از تالیف شریف امام المفسرین زبدة ... [illegible] ... حسن خان صاحب ... [illegible] ... دام ظلهم اللہ

تہذیب النفس المعروف

١٢٩٩ھ

[illegible] ١٢٩٩ [illegible]

حسب فرمائش شیخ محی الدین تاجر

در مطبع رفاه عام واقع ضلع لاہور مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد من مزانا بالتفقہ فی الدین و اشکر من رشدنا الی اتباع سنن سید المرسلین و اصلے و اسلم
علی الرسول الکریم الامین و اٰلہ الطاہرین و صحبہ الراشدین و مروات الاحادیث المهتدین
امابعد ظاہر ہو کہ پیشتر ہمنے سنہ بارہ سو چوراسی ہجری مین ترجمہ رسالہ درر بہیہ تالیف
شیخ الاسلام قاضی القضاۃ محمد بن علی بن محمد شوکانی یمانی رضی اللہ عنہ کا کہ جامع اصول عبادات
و جہات معاملات ہی اور ہر مسئلہ اوسکا نص کتاب عزیز یا سنت مطہرہ سے ثابت ہی عربی سے اردو
مین لکہا تہا وہ بعض مطابع مین نہایت غلط ہو کر چھپا اور نسخ اوسکا مسخ ہو گیا اسیلیے اب سنہ
بارہ سو نواسی ہجری مین پہر اوسکو بخواہش بعض اہل علم و اصحاب اتباع کے از سر نو درست
کیا اب پہلے رسالہ کا کوئی اعتبار نہ کرے اور اس نسخہ ثانیہ کو صحیح و سند جانے اور ہم
نے اس رسالہ پر دو شرح عربی و فارسی مین بہی لکہین ہین اوسمین دلیل و ماخذ ہر مسئلہ
کا لکہدیا ہی اور اب نام اس رسالہ کا **فتح المغیث بفقہ الحدیث** رکہا اور وجہ اس
رسالہ کے لکھنے کی یہ ہی کہ زمانہ تالیف موضح القرآن ترجمہ اردوی قرآن شریف مؤلفہ شاہ
عبد القادر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے و تتمہ بلطیفہ سائل مسائل کا اردو زبان مین نہ تہا جیسے

ترجمہ مذکور لکھا گیا اور عوام اہل اسلام کو اوس سے نفع حاصل ہوا تب سے ملک ہند مین
رسم تالیف رسائل دین کی اردو زبان مین جاری ہوئی اور اکثر اہل علم نے چھوٹے بڑے
رسالے مسائل واحکام شرع مین لکھے لیکن غالب وہ رسائل عبادات مین ہوئے اور خالی
قید مذہب حنفی اور جمع رطب ویابس سے نہین اور احکام معاملات مین کوئی رسالہ نہین لکھا
گیا الا ماشاء اللہ حالانکہ احکام معاملات کہ حقوق عباد سے متعلق ہین دریافت کرنا اور برتنا
اونکا موافق شرع شریف کے دریافت عبادات سے کہ محض حقوق الٰہی ہین مقدم ہے اسلیے
یہ رسالہ فقہ سنت مین جامع عبادات ومعاملات کہ خالی رائے محض قیل وقال اہل علم سے ہے لکھا
اور اصل اس رسالہ کو اول مولوی عبدالحی مرحوم سفر حج مین ملک عرب سے بکمال حرص
شوق لائے تھے اور اوسکی اجازت اوسکے مصنف رضی اللہ عنہ سے مع دیگر تالیفات اونکے
کے حاصل کی تھی پھر اوسکا رواج اہل سنت مین خوب ہوا اور اہل علم نے بجان اوسکی
خواہش کی سو جسکے پاس یہ رسالہ اور کتاب بلوغ المرام فی ادلۃ الاحکام تالیف حافظ ابن
حجر عسقلانی ہے اوسکو مسائل ضروری واصل شرع مین حاجت دوسری کتابوں کی نہین کیونکہ
یہ دونو کتاب باوجود نہایت اختصار کے جامع امہات عبادات ومہمات معاملہ بکمال تنقیح
وتہذیب مع تحقیق وحسن ترتیب ہین متبع سنت انپر آنکھ بند کر کے عمل کرے اور اپنی اولاد و
بی بیون کو پڑھاوے اور جو مسئلہ مشکل ہو اور سمجھ مین نہ آوے اوسکو کسی عالم باعمل سے
دریافت کر لے اور اگر خود عالم ہو تو اوسکی شرح ان سے اور شرح بلوغ المرام سے جو ہمنے
فارسی مین لکھی ہے حل کر لے اور زید اور عمرو کے اختلاف مین نہ پڑے اسوقت مین
کہ زمانہ فساد امت اور قحط اسلام اور خشکسال اتباع سنت ہے تمسک کرنے مین ساتھ
ایک سنت صحیحہ کے عبادت ہو یا معاملہ یا عقیدہ سو شہید کا اجر ملتا ہے اور وہ جو اس
زمانے کے مقلد کہتے ہین کہ مدعیان عمل بالحدیث کو سوائے دو تین مسئلون کے جیسے
رفع الیدین اور فاتحہ خلف امام اور آمین بجہر وغیرہ اور کوئی مسئلہ موافق حدیث کے

نہین آتا خصوصاً احکام معاملات مین ہر دم محتاج کتب فقہ اہل راے کے ہین ایک مسئلہ پر بہی
موافق حدیث کے عمل نہین کر سکتے اور ایک حکم بہی مطابق سنت کے نہین نکال سکتے سو یہ
بات غلط ہی کیونکہ فقہ سنت مین کتب متقدمین و متاخرین اہل علم مختصر و مطول بکثرت موجود
ہین لیکن بسبب غلبۂ تقلید مذاہب ائمہ کے اس ملک مین اونکا رواج نہین بلکہ خود کتابین چارون
مذہب کی فقہ سنت پر شامل ہین اور احکام و مسائل حدیث کو حامل اگرچہ مقلد لوگ بسبب
تعصب مذہب مروج کے اونکو بتاویل و توجیہ ضعیف ٹہراوین لیکن وقت
عرض فقہ اہل راے کے کتب سنت پر وہی مسائل از روے نصوص و دلائل مرجح و مقدم
ٹہرتے ہین۔ اور ہر قرن مین ایک گروہ نے اہل دین سے ساتہہ اون کے قولاً و عملاً تمسک کیا ہی
چنانچہ علماے راسخین و مصنفین اہل علم پر مخفی نہین اس صورت مین عمل کرنیوالا اون
مسئلونپر دائرہ تقلید سے باہر نہین ہوتا اور اوسکا عمل بہی سنت پر ہو جاتا ہی اور ظاہر
ہی کہ قول و عمل ہر کسی کا مقبول و مردود ہوتا ہی کوئی ہو اور کہین ہو مگر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہٖ و سلم کہ اونکا ہر قول و عمل حجت ہی بلکہ سچا مقلد ہر امام و مجتہد کا وہی شخص ہی جو دیانۃ
فقہی کو وقت تعارض حدیث اور مخالفت نص قرآن شریف کے چہوڑ دے اور تمسک ساتھ
قرآن و حدیث کے کرے اور قرآن و حدیث مین کل پانچ آیت اور دس حدیث منسوخ ہین
زیادہ نہین اور وصیت عمل بالحدیث کی چارون مجتہد یعنے ابو حنیفہ و مالک و شافعی و احمد
رحمہم اللہ تعالے سے جمہور علماے اسلام نے نقل کی ہے پس متبع سنت مقلد ہے
اور ہر مقلد متبع سنت نہین اور کتب حدیث مین صحاح ستہ جو اصح الکتب ہین تفقہ سے
بہری ہین بلکہ فقہ تراجم ابو البخاری غیرہ اسقدر باریک و دقیق ہی کہ آجتک شرح کرنے والے
اوسکی تطبیق مین حیران ہین اور فقہ سنت مین بالخصوص تالیف حفاظ اسلام اور
محدثین کرام جیسے حافظ ابن عبد البر اور محمد بن حزم ظاہری اور شیخ الاسلام احمد بن
عبد الحلیم بن تیمیہ حرانی اور حافظ محمد بن ابی بکر بن قیم جوزی اور محمد بن اسمعیل امیر یمنی اور

شیخ محمد حیاۃ سندہی اور قاضی محمد بن علی شوکانی اور انکے تلامذہ کی موجود ہی اور محققین علماے ہندوستان بہی اسی طریقہ انیقہ پر گذرے ہین جیسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اُنکی اولاد اور شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور اونکے شیخ مرزا مظہر جانجانان اور مولوی محمد سمعیل شہید و شاہ غلام علی دہلوی اور ان سبکے شاگرد و مرید چنانچہ کتب ان حضرات کی شاہد عادل ہین بیچ بعض اتباع سنت او رتمسک حدیث پر لیکن ہندوستان ہین بسبب جہل شدید اور تعصب تقلید کے ان کتابونکا رواج کم ہی اور ہی تو زمرہ مستبعین ہین ہے جو خاص بندہ خدا اور تابع رسول خدا ہین او روہی ان کتابون کی قدر و منزلت خوب جانتے ہین اور بنقد جان اون کے خریدار ہین و باللہ التوفیق ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

باب بیان مین پانی کے

پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا ہنین نکالتی اوسکو ان دونو وصف یعنے طاہریت و مطہریت سے کوئی چیز مگر نجاست کہ بدلدے اوسکی بو اور رنگ اور مزہ کو اور نہین نکالتی اوسکو دوسری وصف یعنے مطہریت سے مگر پاک چیز بدل دینے والی جو نکالدی اوسکو نام آب مطلق سے یعنی پہر اوسکو نرا پانی نہ کہین بلکہ گلاب و رمانند اوسکے کہین اور نہین فرق درمیان تہوڑی پانی اور بہت پانی اور زیادہ دو قلہ او رکم دو قلہ اور بہتے اور ٹہرے اور مستعمل اور غیر مستعمل کے

فصل بیان مین نجاست کے

نجاست گوہ اور موت آدمی کا ہی مطلق مگر موت لڑکے شیر خوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لید ہی اور خون ہے حیض و نفاس کا اور گوشت ہی سور کا اور جو اسکے سوا ہے اوسمین اختلاف ہی اور اصل ہر چیز مین طہارت یعنی پاکی ہی اور نہین جاتی ہی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ نہو معارض اوسکی کوئی نقل دیگر برابر یا برتر مقدم اوس پر وہ نقل سچی دلیل ہی

فصل بیان مین پاک کرنیکے

پاک ہوجاتی ہی ناپاک چیز دہونے سے یہانتک کہ باقی نہ ہی نجاست اور نہ رنگ و بو و مزہ اوسکا اور پاک ہوجاتا ہی جوتا پوچہنے سے اور ہوجانا کسی چیز کا ایک حال سے دوسرے

حال پر پاک کرنیوالا ہے اوس چیز کا بسبب نپائے جانے اوس وصف کے جسپر حکم ناپاکی کا لگا تہا اور جو چیز نہین دہل سکتی وہ پاک ہوجاتی ہی پانی بہانے سے اوسپر یا نجاست دور کرنیسے اثر اوسکا باقی نہ ہی اور پانی اصل ہی پاک کرنیمین چیز کے پس قائم نہین ہی تا غیر اوسکا جگہہ اوسکی مگر حکم شارع سے

باب قضائے حاجت کا

جو کوئی پاخانہ جاوے اوسپر چہپنا واجب ہی یہانتک کہ نزدیک ہو زمین سے یعنی بیٹہہ جاوے اور واجب ہی کہ دور ہو نظر سے لوگون کی یا داخل ہو پاخانہ مین اور یہ بات نکرے یعنی ہگتے وقت اور حرمت والی چیز پاس نرکہے جیسے انگوٹہی و تعویذ وغیرہ جسپر نام خدا یا رسول کا نقش ہو اور ان جگہون سے بچے جہان ہگنا منع ہی شرع یا عرف مین اور موہنہ اور پیٹہہ نکرے قبلہ کو اور لے تین ڈہیلے پاک کہ جو بچائے اوسکے ہو اور مستحب ہے پناہ مانگنا اول مین اور بخشش چاہنا اور حمد کرنا بعد قضائے حاجت کے یعنی ہگنے سے پہلے اعوذ پڑہے پیچہے استغفار و حمد کرے

باب وضو کا

ہر مکلف پر واجب ہے کہ بسم اللہ کہے پہلے وضو کے جب یاد آجاوے اور کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے پہر سارا موہنہ دہووے پہر دونو ہاتہہ کہنیون سمیت پہر مسح کرے سر پر مع دونو کانون کے اور کافی ہی مسح کرنا بعض سر کا اور مسح کرنا پگڑی عمامہ پر پہر دونون پاؤن دہووے ٹخنون سمیت اور جائز ہی مسح کرنا دونو موزہ پر اور نہین ہوتا وضو شرعی مگر ساتہہ نیت کے واسطے درست کرنے نماز کے

فصل بیان مین مستحبات وضو کے

مستحب ہی تین تین بار دہونا ہر عضو کا سوا سر کے اور مستحب ہے غرہ اور تحجیل یعنے ہاتہہ پاؤن وغیرہ کو دور تک دہونا اور پہلے وضو سے مسواک کرے اور دونو ہاتہہ پونہچے تک تین بار دہووے پہلے اور عضوون کے دہونے سے۔

فصل بیان مین وضو توڑنیوالی چیزون کے

ٹوٹ جاتا ہے وضو اوس چیز سے جو نکلے دونو راہ سے اور ہوا سے اور اوس چیز

سے جو غسل کو واجب کرے اور لیٹنے سے اور اونٹ کا گوشت کہانے سے اور
نے سے اور جو اوسکے مانند ہو اور ذکر کے چہونے سے یعنے بے کپڑے کے ۔

باب بیان مین غسل کے

اجب ہے نہانا نکلنے سے منی کے شہوت سے اگرچہ فکر کرنیسے ہو اور ملنے سے دونو شرمگاہ
ردو عورت کے اور حیض و نفاس سے اور احتلام سے جب تری پائی جاوے اور موت سے اور اسلام لانیسے

فصل بیان مین کیفیت غسل کے

ل واجب ہے کہ پانی سارے بدن پر بہا دے یا پانی مین غوطہ لگا دے اور کلی کرے ناک مین
ی ڈالے اور جس عضو کو مل سکے اوسکو ملے اور نہین ہوتا غسل شرعی مگر بہ نیت
ر کرنے موجب غسل کے اور مستحب ہے پہلے دہونا اعضائے وضو کا غسل مین مگر
نو پاؤن کہ اون کو پیچھے دہو دے پہر شروع کرے نہانا داہنے طرف سے

فصل بیان مین غسل جمعہ وغیرہ کے

ع ہے نہانا واسطے جمعہ اور دونو عیدکے اور اوس شخص کو جو مردہ نہلا دے اور احرام حج باندہے اور جو داخل ہو مکہ معظمہ مین

باب بیان مین تیمم کے

ح ہے تیمم سے جو مباح ہے وضو اور غسل سے اوس شخص کو جو پانی نپاوے
رے ضرر سے اور عضو تیمم کے موہنہ اور دونو ہتیلی ہین مسح کرے اون کو ایکبار
بار مین نیت طہارت اور بسم اللہ کہے اور توڑنیوالی تیمم کی وہی چیزین توڑنیوالی وضو کی ہین

باب بیان مین حیض کے

ی آئی اندازہ مین تہوڑی اور بہت حیض کی ایسی دلیل کہ قائم ہو ساتھ اوسکے حجت
ح مدت طہر مین پس جب عورت کی ایک عادت مقرر ہو وہ عمل کرے اپنی عادت
ہے اور غیر عادت والی رجوع کرے طرف قرینہ کے کیونکہ خون حیض کا اور خونون سے
ہوتا ہے پس جب خون حیض کا دیکہے تو وہ حائض ہے اور جب خون غیر حیض کا دیکہے

تو وہ مستحاضہ ہے اور مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہے اتر خون کا دہو ڈالے اور ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے اور حیض والی عورت نماز نہ پڑہے اور نہ روزہ رکہے اور نہ صحبت کیجاوے یہانتک کہ نہا لیوے بعد پاک ہونے کے اور قضا رکہے روزہ کی ؛

فصل بیان مین نفاس کے

اکثر نفاس چالیس دن ہے اور کمتر کی حد نہین اور نفاس مانند حیض کے ہی یعنی اوسمین صحبت مرد سے حرام اور نماز روزہ منع ہی

کتاب بیان مین نماز کے

اول وقت نماز ظہر کا زوال ہی یعنی ڈہلنا سورج کا اور آخر وقت اوسکا ہو جانا سایہ ہر چیز کا ہی برابر دو اوسکے سوا سایہ زوال کے اور وہ اول وقت نماز عصر کا ہی جبتک سورج سفید و صاف رہی اور جب سورج زرد ہو گیا تو وقت نماز عصر کا نرہا اور اول وقت نماز مغرب کا ڈوبنا سورج کا ہی اور آخر وقت اوسکا غائب ہونا شفق سرخ کا ہی اور اول وقت ہی عشا کا اور آخر وقت اوسکا آدھی رات ہی اور اول وقت فجر کا پہٹنا صبح کا ہی اور آخر وقت اوسکا نکلنا سورج کا اور جو کوئی سو گیا نماز سے یا بہول گیا اوسکو تو وقت اوسکا جب ہی کہ یاد آوے جاوی اور جو شخص معذور ہی اور اوسنے ایک رکعت پائی اوسنے ساری نماز پائی اور وقت پر نماز پڑہنا واجب ہے اور جمع کرنا دو نماز کا عذر سے جائز ہی جیسے سفر یا بیماری مین اور تیمم والا اور جسکی نماز اور طہارت مین نقصان ہو وہ نماز پڑہے مانند غیر اپنی کے بے تاخیر اور وقت کراہت نماز کا بعد فجر کے یہانتک ہی کہ آفتاب اونچا ہو اور سورج ڈہلتے وقت اور بعد عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوب جاوے

باب بیان مین اذان کے

مشروع ہی ہر شہر کے لوگون کو کہ مقرر کرین ایک موذن جو اذان دیا کرے ساتھ الفاظ مشروع اذان کے جب داخل ہو وقت نماز کا اور مشروع ہی سننے والے اذان کو کہ پیروی کرے موذن کی یعنی الفاظ اذان کے کہے پہر روا ہی اقامت کہنا جسطرح وارد ہی۔

باب بیان مین طہارت نمازی کے

واجب ہی نمازی پہ پاک کرنا کپڑے اور بدن اور مکان نماز کا نجاست سے اور چہپانا

ستر کا اور نہو لشکل تمثال اور نہ کرے سبل اور نہ سدل اور نہ کفت اور نہ پڑہی نماز کپڑے
ریشمی مین اور نہ جا شہرت اور نہ جا غصب مین اور واجب ہی موہنہ کرنا نماز مین طرف کعبہ کے اور دیکہتا ہی اسکو
یا حکم مین دیکہنی والے کی ہے اور جو نہین دیکہتا ہی کعبہ کو موہنہ کرے طرف اوسکے یعنی قبلہ کی بعد تحری کے یعنی فکر کے

باب بیان مین کیفیت نماز کے

نہین ہوتی نماز شرعی مگر ساتہہ نیت کے اور سب رکن اوسکے فرض ہین مگر بیٹہنا بیچ
کی التحیات مین اور جلسہ استراحت کرنا اور نہین واجب اذکار نماز مین مگر تکبیر تحریمہ اور
فاتحہ پڑہنا ہر رکعت مین اگرچہ مقتدی ہو اور تشہد اخیر اور سلام پہیرنا اور جو اوسکے سوا ہی
وہ سنت ہی اور وہ اوٹہانا ہی دونو ہاتہہ کا چار جگہہ یعنی وقت تکبیر تحریمہ کے اور وقت رکوع
کے اور جب رکوع سی اوٹہی اور جب تیسری رکعت کو کہڑا ہو اور باندہنا دونو ہاتہہ کا اور
اِنّی وَجّہتُ تا آخر پڑہنا بعد تکبیر تحریمہ کے اور اَعوذُ پڑہنا اور امین کہنا اور ملانا کسی
سورت کا فاتحہ سے اور بیچ کا تشہد اور جو ذکر وارد ہے ہر رکن مین اور بہت
کرنا دعا خیریت دارین کا اوس لفظ سے جو وارد ہے اور جو وارد نہین

فصل بیان مین مبطلات نماز کے

جاتی رہتی ہی نماز بات کرنے اور مشغول ہونے سے ایسی چیز مین جو جنس نماز سے نہین
اور ترک کرنے سے شرط یا رکن نماز کے عمداً یعنی جان بوجہہ کر

فصل بیان مین ساقط ہونے نماز کے غیر مکلف سے

نہین واجب نماز غیر مکلف پر یعنی وہ شخص عاقل بالغ نہو اور ساقط ہی نماز اوس سے جو اشارہ نکر سکے
اور بیہوش سی جسکو وقت نماز کا بیہوشی مین گذر گیا اور نماز پڑہی بیمار کہڑے ہو کر پہر بیٹہہ کر پہر لیٹ کر

باب بیان مین نماز نفل کے

نفل چار رکعت ہین پہلے ظہر کے اور چار بعد اوسکے اور چار رکعت پہلے عصر کے اور دو
رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت پہلی صبح کے اور نماز چاشت

اور نماز تہجد اور اکثر تہجد تیرہ رکعت ہی اور آخر اوسکے ایک رکعت وتر ہے اور دو رکعت تحیۃ المسجد اور نماز استخارہ اور دو رکعت درمیان ہر اذان و اقامت کے

باب بیان مین نماز جماعت کے

نماز جماعت کی سب سنتون مین زیادہ تاکید ہے اور ہو جاتی ہے جماعت دو آدمی سی پہر جتنے لوگ زیادہ ہون اوتنا ہی ثواب زیادہ ہی اور درست ہی نماز پیچھے کم رتبے کے اپنے سے اور بہتر یہ ہے کہ امام نیک آدمی ہو اور مرد امام ہو عورت کا نہ عورت امام ہو مرد کی اور امام بنے فرض پڑہنے والا نفل پڑہنے والے کا اور نفل پڑہنے والا فرض پڑہنے والے کا اور واجب ہی پیروی امام کی اوس کام مین جس سے نماز نجاوے اور امامت نکرے مرد اوس قوم کی کہ وہ اوس سے ناخوش ہون اور نماز پڑہی ساتہہ لوگون کے بہت ہلکی نماز پڑہنے والی کی طرح اور امام بنے بادشاہ اور گہر والا اور زیادہ قاری پہر زیادہ جاننے والا مسائل کا پہر بوڑھا آدمی اور جب خلل ہے نماز امام مین تو وہ خلل امام پر ہے نہ مقتدی پر اور مقتدی پیچھے امام کے کہڑے ہون مگر ایک آدمی کہ وہ داہنی طرف امام کے کہڑا ہو اور عورت امام ہو تو وہ بیچ صف کے کہڑی ہو اور آگے صف مردون کی ہو پہر لڑکون کی پہر عورتون کی اور زیادہ مستحق ساتہہ اول صف کے عقلمند دانا لوگ ہین اور لازم ہی جماعت پر برابر کرنا اپنی صفون کا اور بند کرنا دراڑون کا اور پورا کرنا پہلی صف کا پہر دوسری کا پہر تیسری کا پہر اسیطرح باقی صفون کا

باب بیان مین سجدہ سہو کے

یہ دو سجدہ ہین پہلے سلام کے یا پیچھے اوسکے ساتہہ تکبیر اور التحیات اور سلام کے اور مشروع ہی سجدہ سہو کا ترک مسنون اور زیادت رکعت سے اگرچہ ایک ہی رکعت ہو اور شک سے گنتی رکعات مین اور جب امام سجدہ سہو کرے تو مقتدی بہی کرین ۔

باب بیان مین نماز قضا کے

اگر نماز کو عمداً ترک کیا ہو نہ عذر سے تو فرض خدا کا احق ہی ساتہہ ادا کرنیکے اور جو عذر سے ترک کیا ہی

تو وہ قضا نہین بلکہ ادا ہی وقت دوسرے ہو عذر کے مگر نماز عید کو اگر عذر سے ہی رہگئی ہی تو دوسرے دن عید کی پہر وسند نہ پڑہے ان

باب بیان مین نماز جمعے کے

واجب ہی نماز جمعہ ہر مکلف پر مگر عورت اور غلام اور مسافر اور بیمار پر اور یہ نماز یعنی جمعہ مانند باقی نمازون کے ہے نہین مخالف اون سے مگر شروع ہونے دو خطبون مین کہ پہلے نماز سے ہین اور وقت اس نماز کا وقت ظہر کا ہے اور جو حاضر ہو اس نماز کو اوسپر لازم ہی کہ نہ روندے گردن لوگون کی یعنی نمازیون کی اور چپکا بیٹھے وقت دو خطبے کے اور مستحب ہی جلد جانا واسطے نماز جمعے کی اور خوشبو ملنا عطر لگانا اور اچھے کپڑے پہننا اور امام سے نزدیک ہونا اور جسنے ایک رکعت پائی اوسنے جمعہ پایا اور جمعہ عید کے دن رخصت ہی یعنی چاہے پڑہے چاہے نہ پڑہے۔

باب بیان مین نماز عیدین کے

یہ نماز دو رکعت ہی اول رکعت مین سات تکبیر پہلے قراءت سے دوسری رکعت مین پانچ تکبیر اسی طرح یعنی پہلے قراءت کے اور خطبہ پڑہے امام بعد نماز عید کے اور مستحب ہی آراستہ ہونا اور نکلنا باہر شہر کے اور جانا اور راہ سے اور آنا اور راہ سے اور کھانا کھجور وغیرہ کا پہلے نکلنے سے عید فطر مین نہ عید اضحے مین اور وقت اس نماز کا بعد بلند ہونے آفتاب کے ہے بقدر ایک نیزہ کے زوال تک اور اس نماز مین اذان و اقامت نہین

باب بیان مین نماز خوف کے

اس نماز کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی طرح سے پڑھا ہے اور سب طرح پڑہنا اوسکا کفایت کرتا ہے اور جب ڈر غالب ہو اور کشت و خون ہونے لگے تو پیادہ و سوار جسطرح ہو سکے پڑہے اگرچہ قبلہ کیطرف ہو اور اشارہ سے ہو۔

باب بیان مین نماز مسافر کے

واجب ہے قصر کرنا نماز کا اوس شخص پر جو نکلے اپنے شہر سے سفر کے ارادہ سے اگرچہ ایک منزل سے کم ہو اور جب ٹھہرے کسی شہر مین متردد تو قصر کرے بیس دن تک

اور جب ارادہ کرے چار دن ٹہرنے کا تو پوری نماز پڑہے بعد چار دن کے اور درست ہی مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتہہ تقدیم تاخیر کے اذان اقامت سے یعنے ظہر کے ساتہہ عصر پڑہے یا عصر سے ظہر ملاوے اسیطرح مغرب کے ساتہہ عشا پڑہے یا عشا سے مغرب ملاوے

باب بیان مین نماز گہن کے

بہت صحیح روایت جو صفت نماز کسوف مین آئی ہے دو رکعت نماز ہی ہر رکعت مین دو رکوع اور تین رکوع اور چار رکوع اور پانچ رکوع بہی آئے ہین دونو رکوع کے بیچ مین قرارت کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع بہی آیا ہی اور مستحب ہی دعا کرنا اور تکبیر کہنا اور صدقہ دینا اور استغفار کرنا

باب بیان مین نماز استسقا کے

سنت ہی وقت خشک سالی کے پڑہنا دو رکعت نماز کا بعد اوسکے ایک خطبہ جسمین یاد دلانا اور رغبت دینا طرف طاعت کے اور روکنا نافرمانی اور گناہ سی ہو اور بہت استغفار اور دعا کرے امام اور جو اسکے ساتہہ ہون واسطے دور ہونے قحط کے اور سب لوگ اپنی چادرون کو پہیر دین

کتاب بیان مین جنازہ کے

سنت ہی عیادت کرنا بیمار کا اور تلقین کرنا دونو شہادت کا مرنیوالے کو یعنے اوسکے سامنے کلمہ پڑہے اور سنت ہے پہیرنا اوسکے موہنہ کا طرف قبلہ کے اور بند کرنا اوسکی آنکہون کا جب مر جاوے اور پڑہنا سورہ یسین کا اوسپر اور جلدی کرنا تجہیز مین مگر یہ کہ زندہ معلوم ہوا اور ادا کرنا اوسکے قرض کا اور لپیٹنا اوسکا کسی کپڑے مین اور جائز ہے بوسہ لینا اوسکا اور بیمار کو لازم ہے کہ نیک گمان رکہے اپنے رب سے اور توبہ کرے گناہون سے طرف اوسکے اور دیدے حق لوگون کے جو اوسپر ہون اور واپس دے مالکون کو چیزیں اونکی اور آپنا دوسرے کو وصیت کر جاگے

فصل بیان مین نہلانے مردہ کے

واجب ہی نہلانا مردہ کا زندہ پر اور ناتے والا اولی ہی ساتہہ نہلانے والے کے اگر اوسکی جنس سے ہے اور اولے ہے میان بی بی کے لیے اور بی بی میان کے لیے اور نہلاوے مردہ کو

تین بار یا پانچ بار یا زیادہ پانی اور بیری سے اور آخرین کافور سے اور داہنی طرف سے نہلا دیں اور شہید نہلایا نجاوے

فصل بیان مین کفن مردہ کے

واجب ہے کفن کرنا مردہ کو ایسی چیز سے جو چہپا دے اوسکو اگرچہ مالک نہو اوسکے سوا اور کا اور نہین ڈر زیادہ کفن دینے کا جبکہ ممکن ہو بدن گرانی قیمت کے یعنی مہنگا کفن بہاری مول کا منع ہے اور کفن کیا جاوے شہید انہی کپڑون مین جنہین مارا گیا ہے اور مستحب ہے خوشبو ملنا بدن و کفن مردہ مین

فصل بیان مین نماز جنازہ کے

واجب ہے نماز پڑہنا مردے پر اور کہڑا ہو امام برابر سر مرد کے اور وسط عورت کے اور کہی چار یا پانچ تکبیر اور پہلی تکبیر کے فاتحہ اور کوئی سورت پڑہے اور دعائین ماثور کرے درمیان تکبیرون نماز کی اور نہ پڑہی نماز جنازہ کی خیانت کرنیوالی مال غنیمت پر اور اپنی جان ہلاک کرنیوالے پر اور کافر پر اور شہید پر پڑہی نماز جنازہ قبر پر اور غائب مردہ پر

فصل بیان مین لیجانے جنازہ کے

جلدی چلے ساتھ جنازہ کے اور جانا ساتھ جنازہ کے اور اٹہانا اوسکا سنت ہے اور آگے چلنے والا جنازہ کے اور پیچھے چلنے والا اوسکے برابر ہے اور سوار چلنا مکروہ ہے اور نعی اور پیٹنا اور گریبان پہاڑنا اور چلانا اور آگ لیجانا ساتھ جنازہ کے حرام ہے اور نہ بیٹھے جانیوالا ساتھ جنازہ کے یہانتک کہ رکہا جاوے جنازہ زمین پر اور کہڑا ہونا واسطے جنازہ کے منسوخ ہے

فصل بیان مین دفن کرنے مردے کے

دفن کرنا مردے کا گڑہے مین کہ روکے اوسکو درندون سے واجب ہے اور نہین مضایقہ شق کا لیکن لحد اولے ہے اور مردہ کو قبر مین پایین قبر سے رکہین اور سیدہی کروٹ پر رو بقبلہ لٹا دیں اور مستحب ہے ڈالنا مٹی کا دونو ہاتہہ سے واسطے حاضرین کے تین بار اور بلند نکیا جاوے قبر زیادہ ایک بالشت سے اور زیارت کرنا مردون کی مشروع ہے اور کہڑا ہو زیارت کرنے والا رو بقبلہ اور حرام ہے قبرون کو مسجد پکڑنا اور آرایش کرنا اور لکہنا اور اونپر چراغ جلانا اور بیٹہنا اور مردون کو برا کہنا اور ماتم پرسی کرنا مشروع ہے اسیطرح بہیجنا کہانا واسطے مردہ والون کے

کتاب بیان مین زکوۃ کے

واجب ہے زکوۃ اون مالون مین جنکا بیان آتا ہی جبکہ مالک مال مکلف ہو یعنے عاقل بالغ

باب بیان مین زکوۃ جانورون کے

واجب نہین زکوۃ جانورون مین مگر اونٹ گاو بکری پر

فصل بیان مین زکوۃ اونٹ کے

پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے پہر ہر پانچ مین ایک بکری اور پچیس اونٹ مین ایک بنت مخاض یا ایک ابن لبون یعنی یکسالہ مادہ یا نر اور چھتیس اونٹ مین ایک بنت لبون ہے یعنے دوسالہ مادہ اور چھیالیس اونٹ مین ایک حقہ ہے یعنے چار سالہ اور اکسٹھہ اونٹ مین ایک جزعہ ہی یعنے پنجسالہ اور چھہتر اونٹ مین دو بنت لبون اور اکانوی اونٹ مین دو حقہ ایکسو بیس اونٹ تک اور جب زیادہ ہون تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور ہر پچاس مین ایک حقہ

فصل بیان مین زکوۃ گاو کے

واجب تیس گاو مین ایک گاو ہی تبیع ہو یا تبیعہ یعنے نر ہو یا مادہ اور چالیس گاو مین ایک مسنہ یعنی دو برسا اور اسی حساب سے

فصل بیان مین زکوۃ بکری کے

واجب چالیس بکری مین ایک بکری ہی ایکسو اکیس بکری تک اور اسمین دو بکری ہین دوسو ایک بکری تک اور اوسمین تین بکری ہین تین سو ایک بکری تک اور اوسمین چار بکری ہین پھر ہر سیکڑہ مین ایک بکری ہے

فصل بیان مین مخلوط جانورون کے

جمع نکیے جاوین متفرق جانور اور نہ متفرق کیے جاوین مجتمع جانور ڈر سے زکوۃ کے اور نہین کچھ زکوۃ اوسپر جو کم ہی مقدار فرض زکوۃ سے اور نہ اوسپر جو درمیان دو فریضہ کے ہی اور جو جانور درمیان دو شریک کے ہون وہ دونو آپسمین برابر بانٹ لین اور نلیا جاوے زکوۃ مین جانور بوڑہا اور عیب دار اور نقصان والا اور نہ کم عمر اور نہ بکری بانجھ اور نہ وہ بکری جو دودہ کے لیے پالی ہے اور نہ گابہن اور نہ وہ نر جسکو واسطے نسل لینے کے رکہا ہے۔

باب بیان مین زکوٰۃ سونے چاندی کے

جب ایکسال پورا سونے چاندی پر گذر جاوے تب اوسپر چالیسوان حصہ ہے اور نصاب سونے کی بیس دینار ہین اور نصاب چاندی کی دو سو درہم اور جو سونا چاندی اس سے کم ہو اوسپر کچھ نہین اور نہین زکوٰۃ جواہر اور اموال تجارت اور کرایہ گھر وغیرہ پر

باب بیان مین زکوٰۃ روئیدگی کے

واجب ہے دسوان حصہ گیہون اور جو اور جوار اور خرما خشک اور منقی مین اور جسکو پانی سے سینچا ہے اوسمین نصف عشر ہے اور نصاب اونکی پانچ وسق ہین اور اسکے سوا جو ساگ بھاجی وغیرہ ہے اوسمین کچھ زکوٰۃ نہین اور شہد مین دسوان حصہ ہے اور جائز ہے پیشگی دینا زکوٰۃ کا اور لازم ہے امام کو کہ پہیر دے صدقہ ہر جگہہ کے امیرون کا اوس شہر کے فقیرون پر اور بری ہو جاتا ہے مال والا زکوٰۃ دیکر بادشاہ کو اگرچہ ظالم ہو۔

باب بیان مین جگہہ خرچ کرنے زکوٰۃ کے

یہ آٹھ جگہہ ہین جو قرآن شریف مین مذکور ہین یعنے فقیر اور مسکین اور عامل صدقات اور مؤلفۃ القلوب اور گردن چھوڑانے مین اور قرضدار اور مسافر اور جہاد اور حرام ہے زکوٰۃ بنی ہاشم اور اون کے غلامو نپر اور آسودہ تندرست کمانے والے پر

باب بیان مین صدقہ فطر کے

یہ ایک صاع ہے قوت معتاد سے ہر شخص کی طرف سے اور صدقہ غلام کا مالک پر اور چھوٹے لڑکے کا اوسکے مربی پر واجب ہے اور چاہیے کہ یہ صدقہ پہلے نماز عید سے دیا جاوے اور جو شخص ایک دن رات کی قوت سے زیادہ نہ پاوے اوسپر فطرہ نہین اور مصرف اس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ کا ہے

کتاب بیان مین خمس کے

واجب ہے خمس غنیمت کے مال مین جو لڑائی مین ہاتھ آوے اور مال دفینہ مین اور جو اسکے سوا ہو اوسمین واجب نہین اور مصرف خمس کا وہ ہے جو آیہ کریمہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم

مین مذکور ہے یعنے اللہ اور رسول اور قرابت والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر

کتاب بیان مین روزہ کے

واجب ہے روزہ رمضان کا عادل مرد کے چاند دیکہنے یا گنتی شعبان کی پوری ہونے سے اور تیس روزے رکھے جبتک ظاہر ہو چاند شوال کا پہلے پورے ہونے مہینے سی اور جب ایک شہر کے لوگ چاند دیکہین تو سب شہر والون کو انکی موافقت لازم ہے اور روزہ دار کو لازم ہے کہ نیت روزہ کی صبح سے پہلے کرے

فصل بیان مین مبطلات روزہ کے

جاتا رہتا ہے روزہ کہانے پینے صحبت کرنے سے جان بوجہ کر اور حرام ہی ملانا روزون کا یعنے بے افطار کے جسکو وصال کہتے ہین اور جو کوئی روزہ جان بوجہ کر توڑ ڈالے تو اوسپر کفارہ ہی مانند کفارہ ظہار کے یعنے آزاد کرنا ایک گردن کا یا روزے دو مہینے کے یا کہلانا ساٹہہ مسکین کا اور مستحب ہی جلدی کرنا افطار مین اور دیر کرنا سحری کہانے مین

فصل بیان مین افطار کرنے روزہ کی عذر سے

واجب ہی اوسپر جو افطار کری روزہ عذر شرعی سے کہ قضا کرے اوسکو اور افطار کرنا روزہ کا مسافر کو اور اوس شخص کو جو مانند مسافر کے ہو رخصت ہی اور جو ڈرے تلف ہونے یا کمزور ہونے سے جہاد مین تو اوسکو افطار کرنا عزیمت ہی اور جو شخص مر گیا اور اوسپر روزے ہین تو روزہ رکھے ولی اوسکا طرف سے اوس کے اور بوڑہا آدمی کہ عاجز ہوا ادا اور قضائے روزہ سے وہ کفارہ دے ہر روزے کا یعنے ایک مسکین کو کہلا دے

باب بیان مین روزہ نفل کے

مستحب ہین چہہ روزے شوال کے اور نو روزے ذیحجہ کے اور روزے محرم و شعبان کے اور روزہ پیر اور جمعرات اور تیرہوین چودہوین پندرہوین ہر مہینے کا اور بہتر روزہ نفل رکہنا ایکدن کا اور افطار ایکدن کا ہے اور مکروہ ہی روزہ تمام عمر کا اور تنہا روزہ جمعہ کا

اور روزہ سنیچر کا اور حرام ہی روزہ دو نو عید اور ایام تشریق کا اور حرام ہی استقبال رمضان ایک دو روزہ

باب بیان مین اعتکاف کے

مشروع ہی اعتکاف ہر وقت مسجد مین اور رمضان مین زیادہ تر موکد ہی خصوصاً عشرہ اخیر مین اور مستحب ہی کوشش کرنا عبادت مین بارہ رمضان مین اور قیام شب قدر کا اور نہ نکلے اعتکاف کرنیوالا مسجد سے مگر واسطے حاجت کے

کتاب بیان مین حج کے

حج واجب ہے ہر مکلف مقدور والے پر فی الفور یعنے بے تاخیر قرآن شریف مین فرمایا اور واسطے اللہ کے ہے لوگون پر حج گھر کا یعنے کعبہ کا جو کوئی پا سکے اوسکی طرف راہ اور جو نمانے تو اللہ بے پروا ہے سارے جہانون سے

فصل بیان مین اقسام حج کے

واجب ہے مقرر کرنا نوع حج کا ساتھ نیت کے تمتع یا قران یا افراد اور تمتع افضل ہی اور احرام باندہے حج کا میقات معروف سے اور جو شخص میقات سے کم مسافت پر ہو جیسے جدہ والے وہ اپنے گھر سے احرام باندھے یہانتک کہ مکہ والے مکہ معظمہ سے احرام باندہین تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے آفاقی یعنے مسافر عمرہ کا حج کے مہینون مین پہر مکہ مین پہونچکر عمرہ تمام کرے اور احرام سے نکلکر حلال رہے یہانتک کہ حج کرے اور جو قربانی میسر ہو ذبح کرے اور قران یہ ہی کہ احرام باندہے آفاقی حج و عمرہ دونو کا پہر مکہ مین داخل ہو کر احرام باندہے رہے یہانتک کہ افعال حج سے فارغ ہو اور ایک طواف اور ایک سعی کرے پہر جو میسر ہو ذبح کرے اور جب مکہ سے پہرے طواف وداع کرے اور افراد کہتے ہین تنہا حج یا تنہا عمرہ کو تنہا حج یون ہے کہ آفاقی میقات سے احرام باندہ کر مکہ مین آوے اور طواف قدوم کرے اور رمل کرے اسمین اور درمیان صفا مروہ کے دوڑے پہر احرام پر باقی رہے یہانتک کہ عرفات مین کہڑا ہو اور رمی کرے سر منڈائے اور طواف کعبہ کا اسمین رمل اور سعی نہین اور عمرہ تنہا یہ ہے کہ

فصل بیان مین ہدی کے

افضل ہدی اونٹ ہے پہر گاوٗ پہر بکری اور اونٹ گاوٗ سات آدمی کیطرف سے کافی ہی اور قربانی والے کو کہانا گوشت قربانی کا اور سوار ہونا اوسپر راہ مین جائز ہی اور مستحب ہے اشعار کرنا اور نعل لٹکانا گلے مین ہدی کے اور جس نے قربانی بہیجدی اور خود مکہ معظمہ کو نہ گیا تو اوسپر کوئی چیز جو محرم پر حرام ہے حرام نہین

باب بیان مین عمرہ کے

احرام عمرہ کا میقات سے باندہے اور جو مکہ مین ہو وہ زمین حل کو نکلجاوے پہر نماز سے اگر طواف وسعی کرے اور سر منڈائے یا بال کترا وے اور عمرہ مشروع ہی سارے برس

کتاب بیان مین نکاح کے

مشروع ہی نکاح اوسکو جو جماع کر سکے خرچ بی بی کا اوٹہا سکے اور واجب ہے اوسپر جو گناہ مین پڑنے سے ڈرے اور بے نکاح رہنا جائز نہین مگر اوسکو جو عاجز ہو عزوبانا سے اور چاہیے کہ عورت چاہنے والی جننے والی کواری خوبصورت آبرو والی مالدار دیندار کرے اور جوان عورت کو خود پیغام دے اور معتبر اوسکا راضی ہونا ہی ساتہہ کفو کے اور پیغام چہوٹی عورت کا اوسکے ولی کو دے اور رضامندی کواری کی چپ رہنا اوسکا ہی اور حرام ہی پیغام دینا عورت کو عدت مین اور کسی کی منگنی پر منگنی کرنا اور جائز ہے دیکہنا طرف منگیتر کے اور نہین ہوتا نکاح مگر ایک ولی اور دو گواہ سے مگر یہ کہ ولی بالغ یا غیر مسلمان ہو تو نکاح بے ولی کے ہی جائز ہے اور جائز ہی ہر ایک کو میان بی بی مین سے وکیل مقرر کرنا کسی شخص کا واسطے نکاح باندہنے کے اگرچہ دونو کیطرف سے ایک ہی آدمی ہو

فصل بیان مین نکاح متعہ کے

منسوخ ہے نکاح متعہ کا یعنے نکاح کرنا کسی عورت سے اجرت مقرر پر مدت معین تک اور حرام ہی حلالہ کرنا یعنی مطلقہ کا نکاح دوسرے شخص سے بارادہ طلاق

کرکے پہر اپنے نکاح مین پہیر لینا اسی طرح شغار بہی حرام ہی یعنی نکاح کرنا کسیکی بیٹی بہن سے
اس شرط پر کر اپنی بیٹی یا بہن کا اوس سے نکاح کر دے بدون مہر کے اور واجب ہے
مرد پر پورا کرنا اس شرط کا جو بی بی سے کی ہے مگر ایسی شرط کہ حلال کو حرام یا حرام کو
حلال کر دے تو اوسکا پورا کرنا جائز نہین اور حرام ہی مرد پر نکاح کرنا عورت زانیہ
اور مشرکہ سے اور بر عورت پر نکاح کرنا مرد زانی و مشرک سے اور اون عورتون سے جنکی حرمت
قرآن شریف مین آئی ہی اور وہ چودہ عورتین ہین سوتیلی مان سگی مان بیٹی بہن پہپہی
خالہ بہتیجی بہانجی مان بہن رضاعی ساس ربیبہ بہو یعنی سگے بیٹے کی بی بی دو
بہنین اکٹہی اور دودہ پینا مانند نسب کے ہے اور حرام ہی جمع کرنا درمیان بی بی اور اوسکی
پہپہی اور خالہ کے اور حرام ہی نکاح زیادہ عدد مباح پر یعنے چار عورت سے زیادہ آزاد و
غلام دونوکو اور جو غلام بے اذن مالک کے نکاح کرلے تو نکاح اوسکا باطل ہے
اور لونڈی جب آزاد ہوئے تو اپنی جان کی مختار ہی حق مین اپنے خاوند کے چاہے
اوسکو رکہے چاہے اور کو اور جائز ہے فسخ کرنا یعنے توڑ دینا نکاح کا بسبب اوس عیب کے جو عورت
مین ہو جیسے برص جذام وبہری بدن مین اور جنون وغیرہ اور کافرون کے نکاحون مین
جب مسلمان ہو جاوین وہ نکاح بحال رہتے ہین جو موافق شرع ہون اور اگر دو مین سے ایک مسلمان
ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا اور عدت واجب ہوئی پہر دوسرا مسلمان ہو گیا اور عورت نے نکاح نہین کیا ہے
تو وہ دونو اپنے اگلے نکاح پر باقی ہین اگرچہ مدت زیادہ ہو گئی ہو جبکہ وہ دونو اوس نکاح کو اختیار کر لین

فصل بیان مین مہر کے

مہر واجب ہی اور گرانی اوسمین یعنے بہاری مہر باندہنا ہزارون لاکہون کرورون کا مکروہ
ہی اور صحیح ہی مہر اگرچہ ایک انگوٹہی لوہے کی یا سکہانا قرآن شریف کا ہو اور جسنے نکاح
کیا اور مہر کا نام نلیا اوسکا تہوڑا مہر موافق مہر اور عورتون اوسکے گہر کی ہے اگر داخل ہوا ہی
ساتہہ اوسکے اور مستحب ہی دینا کسی قدر مہر کا پہلے دخول سے اور لازم ہی مرد پر اچہا برتاؤ

کرنا ساتھ بی بی کے اور بی بی پہ ہے اطاعت کرنا خاوند کی اور جسکی دو بی بی ہون
وہ برابری کرے درمیان اونکے تقسیم اور لباس اور نفقہ مین جسکی حاجت ہو اور جب سفر
کرے تو قرعہ ڈالے اور بی بی کو پہونچتا ہی کہ اپنی نوبت بخشدے یا صلح کرے شوہر سے
اسقاط نوبت پر اور کوار یکے پاس سات رات ہے اور بیاہی کے پاس تین رات
اور عزل کرنا یعنی منی گرانا باہر بدن سے بے اجازت بی بی کے جائز نہین ہی نہ دوسرے راہ سے آنا پاس بی بی کے

فصل بیان مین ولد الزنا کے

حرامی لڑکا عورت کا ہی اور زانی کو پتھر اور نہین معتبر مشابہ ہونا اوسکا ساتھ غیر باپ یا بیٹے کے
اور جب شریک ہون تین آدمی جماع مین ایک لونڈی کے حالت طہر مین جسمین ہر ایک
شخص اوسکا مالک ہوا ہے پھر وہ لونڈی بچہ جنے اور تینون مرد اوسکا دعویٰ کرین تو قرعہ
ڈالا جاوے جسکے نام قرعہ نکلے وہ شخص اوس بچہ کا مستحق ہی اور دیوے دینا دو تہائی دیت کا ان دو شخص کو واجب ہے

کتاب بیان مین طلاق کے

جائز ہی طلاق مکلف مختار سے اگرچہ ہنسی سے ہو اوس عورت کو کہ طہر مین ہی اور ہاتھ
نہین لگایا اوسکو طہر مذکور مین اور نہ طلاق دی ہی اوس حیض مین جو پہلے اس طہر کے
تہا یا اوس حمل مین جو ظاہر ہوا ہے اور حرام ہے طلاق دینا اور طرح سوا اس طرح کے
اور ہو جانے مین اس طلاق کے اور جو زیادہ ہو ایک طلاق پر بدون رجوع کے اختلاف
ہی اور صحیح عدم وقوع ہی یعنی اگر تین طلاق ایک ہی بار دیدین تو یہ ایک ہی طلاق ہوئی تین نہین ہوئین جو چاہے رجوع کرلے

فصل بیان مین طلاق کنایہ سے

ہو جاتی ہی طلاق کنایہ سے ساتھ نیت کے یعنی اگر نیت طلاق کی ہی اور اختیار دینے سے
بی بی کو اگر وہ طلاق اختیار کرے اور اگر مرد دوسرے کو مختار کر دے طلاق دینے کا تو اوسکے دینے
سے بھی طلاق ہو جاتی ہی لیکن بی بی کو اپنے اوپر حرام کر لینے سے طلاق نہین ہوتی اور مرد
زیادہ مستحق ہی اپنی بی بی کا مدت عدت مین جب چاہے رجوع کر لے اگر طلاق رجعی ہی لیکن بعد تیسری

طلاق کے حلال نہین جبتک عورت دوسرے مرد سے اسکو نکاح نکرے اور وہ اپنی خوشی سے اوسکو چھوڑ دے

باب بیان مین خلع کے

مرد جبنے جب اپنی بی بی سے خلع کیا تو وہ اپنے امر کی مختار ہے نہین پہرتی طرف مرد کے نرے رجوع کرنے سے اور خلع جائز ہے تہوڑے بہت مال پر جب تک زیادہ اوس چیز سے نہو جو مرد کیطرف سے اوسکو پونہچا ہے اور ضرور ہے کہ راضی ہون میان بی بی دو نو خلع پر یا حاکم بسبب ناراضی آپس کے خلع کرا دے اور خلع فسخ ہے طلاق نہین اور عدت اوسکی ایک حیض ہے

باب بیان مین ایلا کے

ایلا قسم کہانا ہے خاوند کا سب یا بعض بیبیون اپنی سے کہ اونکے پاس نجاونگا پہر اگر اوسکی مدت چار مہینے سے کم ٹہرائی ہے تو الگ رہے اوس سے یہانتک کہ مدت مقرر گذر جاوے اور جو چار مہینے سے زیادہ مدت ٹہرائی ہے تو مختار ہے بعد گذر جانے اوس مدت کے رجوع کرنے اور طلاق دینے مین

باب بیان مین ظہار کے

ظہار کہنا ہے مرد کا اپنی بی بی سے کہ تو مجپر مانند پیٹھ مان میری کے ہے یا مینے تجکو اپنی مان کی پیٹھ ٹہرایا یا جو اوسکے مانند ہو اور واجب ہے خاوند پر کہ کفارہ دے پہلے ہات لگانیسے یعنے ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ نپاوے تو ساٹھہ مسکین کو کہانا کہلاوے مسکین کو نکہلا سکے تو دو مہینے برابر روزہ رکہے اور جائز ہے امام کو مدد کرنا اوسکی صدقہ لوگون سے اگر ایسا فقیر ہے کہ روزہ نہین رکہہ سکتا اور اوسکو پہونچتا ہے کہ اوس صدقہ سے اپنی جان و عیال پر صرف کرے اور اگر ظہار کا ایک وقت مقرر ہے تو نہین جاتا ظہار بگر اوس وقت کے گذر جانے سے اور اگر وطی کی مرد نے پہلے گذر جانے وقت سے اور پہلے کفارہ دینے سے تو باز رہے صحبت سے یہان تک کہ کفارہ دے ظہار مطلق مین اور گذر جاوے وقت ظہار موقت کا

باب بیان مین لعان کے

جب مرد نے بی بی کو تہمت زنا کی لگائی اور بی بی نے اقرار نکیا یعنی زنا کا اور مرد تہمت سے پھرا تو لعان کریں مرد چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچوین بار کہے کہ لعنت خدا کی اُس مرد پر اگر جھوٹا ہے پھر عورت گواہی دے چار بار کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اوس عورت پر اگر مرد سچا ہے اور حاکم جدائی کر دے درمیان دونو کے اور یہ عورت حرام ہوگئی اوس مرد پر ہمیشہ کو اور بچہ لعان کا مان کو ملتا ہے فقط اور جو کوئی عورت کو تہمت زنا کی لگائے وہ قاذف ہے اوسپر حد قذف واجب ہے ذکر اوسکا آویگا۔

باب بیان مین عدت کے

حاملہ کی عدت جننا ہے اور حیض والی کی عدت تین حیض اور جو حمل اور حیض سے نہو اوسکی عدت تین مہینے اور عدت وفات کی چار مہینے دس دن ہین اور اگر حمل سے ہے تو جننا اُسکا اور نہین عدت واسطے غیر مدخولہ کے اور عدت لونڈی کی مانند بی بی کے ہے اور جو عورت عدت وفات کرے اوسپر لازم ہے کہ زینت ترک کرے یعنی سرمہ لگانا خوشبو ملنا رنگا کپڑا پہننا اور جس گھر مین وقت مرنے شوہر کے تہی یا وقت پہنچنے خبر موت شوہر کے وہین رہے

فصل واجب ہے استبرا کرنا لونڈی قیدی یا خریدی ہوئی کا اور جو مانند اِن کے ہو ساتھ ایک حیض کے یعنی ایک حیض آنے تک اوس کے پاس نجاوے اگر حیض والی ہے اور ساتھ جننے کے اگر حمل والی ہے یا حیض موقوف ہو گیا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو حمل اوسکا اور کنواری اور کم عمر کا پاک کرنا ساتھ ایک حیض کے نہین ہے اور نہین لازم ہے بیچنے والی کو اور جو اسکے مانند ہو پاک کرنا اوسکا

باب بیان مین نفقہ کے

واجب ہے شوہر پر نفقہ بی بی کا اور مطلقہ رجعی کا نہ بائن کا اور نہ اوسکا جو عدت وفات مین ہو پس نہین نفقہ و سکنی انکا مگر جبکہ یہ دونو حمل سے ہون اور واجب ہے نفقہ محتاج کا باپ تونگر پر اور محتاج باپ کا آسودہ بیٹے پر اور لونڈی غلام کا مالک پر اور نہین واجب نفقہ ناتے والی کا ناتے والی پر مگر بطریق صلۂ رحم کے اور جسکا نفقہ جسپر واجب ہے اوسپر کپڑا اور گھر اوسکے رہنے کا بھی واجب ہے۔

باب بیان مین رضاع کے

ثابت ہوجاتا ہی حکم دود پلانے کا پانچ بار پینے سے جب یقین ہو دود ہونے کا اور بچے نے یہ
دود پہلے دود چہڑانے سے پیا ہو اور حرام ہی دود سے جو حرام ہی نسبت اور مقبول ہے
بات دود پلانیوالیکی اور جائز ہی دود پلانا بڑی عمر والے کو اگرچہ ڈاڑہی رکہتا ہو واسطے جائز ہونے نظر کے

باب بیان مین پرورش کے

اوسکے بہتر حق مین لڑکے کے اوسکی مان ہی جبتک نکاح نکرے پہر خالہ پہر باپ پہر مقرر کردہ
حاکم نانتے والون مین سے ہی جسکو نیاب جانے اور جب لڑکا مستقل عمر کو پہونچا یعنے سمجہدار ہو
تو اوسکو اختیار دیا جاتا ہی درمیان مان باپ یعنے جسکے پاس چاہی رہے اور جب مان
باپ وغیرہ نہون تو اوسکو وہ شخص پالے جسکے پالنے مین مصلحت ہو ؛

کتاب بیان مین خرید فروخت کے

بیع مین اعتبار فقط رضامندی کا ہی اگرچہ اشارہ سے ہو اوس شخص کے جو بول سکتا ہی
اور نہین جائز بیچنا شراب اور مردار اور سور اور بت اور کتے اور بلی اور خون کا اور نہ کرایہ دینا نر
کا واسطے مادہ کے اور بیچنا حرام چیز کا جیسے چربی مردار کی اور بیچنا زائد پانی کا اور اوس چیز کا
جسمین دہوکا ہے جیسے مچہلی پانی مین اور پرند ہوا مین اور بیچنا حمل کا پیٹ مین
اور کپڑا ڈالنا طرف ایک دوسرے کے اور چہولینا کپڑے ایک دوسرے کو اور بیچنا دود
کا تہن مین اور غلام بہاگے ہوئے کا اور غنیمت کے مال کا یہانتک کہ بٹ چکے اور بیچنا میوہ
درخت کا یہانتک کہ پک جاوے اور بالون جانور کا پیٹہہ پر اور بیچنا گہی کا دود مین
اور بیچنا کہیت کا بدلے کہانے کے جسکا ناپ معلوم ہی اور بیچنا باغ کے میوہ کا چہوارے
سے پیمانہ مقرر سے اور بیچنا باغ کے پہل کا پہلے پیدا ہونے سے اور سبز میوہ کا پہلے ظاہر ہونے
صلاح سے اور بیچنا نہ کسی چیز کا دیکر بلینا اور بیچنا شیرہ انگور کا اوسکے ہات جو شراب بناوے
اور بیچنا کا معدوم چیز سے جسکی وقت کرنا قرض کا قرض سے اور بیچنا مول لی ہو چیز کا پہلے قبضہ کرنیسے اور بیچنا کہانیکی چیز کا یہانتک
کہ جاری ہو اوسمین دو صاع بایع اور مشتری کے یعنی وزن جاوے اور صحیح نہین مستثنے کرنا بیچ مین مگر معلوم چیز

جیسے استثنا کرنا پشت جانور کا یعنی واسطے سواری کے اور جائز نہیں جدائی کرنا درمیان محرم والے کے اور بیچنا شہری کا ہاتھہ دہقانی کے اور نہ بڑھانا نرخ کا یعنی دہوکا دینے کو اور بیع بیع پر اور آگے جاکر لینا بیوپاری کا اور روکنا غلہ کا واسطے گرانی نرخ کے اور مقرر کرنا نرخ کا اور واجب ہے چھوڑنا نقصان کا یعنے اگر کسی کے ہاتھہ مثلاً باغ بیچا اور اوسکو کوئی آفت پہونچی تو اوس سے نقصان اوسکا بائع ہو اور جائز نہیں سلف و بیع جیسے ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ مین تیری چیز مول لیتا ہون اتنے کو بشرطیکہ تو فلانی چیز مجکو قرض دے یا یہہ کپڑا دس روپیہ کو بیچتا ہون اگر تو دس روپیہ مجکو قرض دے اور نہیں جائز دو شرط ایک بیع مین جیسے کہے یہ چیز ہزار نقد مین اور دو ہزار کو قرض مین دیتا ہون یا یہ کپڑا تیرے ہاتھہ بیچا اور دہونا اور سلوا دینا اوسکا میرے ذمہ پر ہے یا کوئی اور چیز خارج بیع سے شرط کرے مثلاً بیچتا ہون اس شرط پر کہ فلانی چیز مجکو ہبہ کردے یا فلان شخص سے میری سفارش کردے یا اگر تو فلانی چیز بیچے تو میرے ہی ہاتھہ بیچنا اور مانند اسکی اور نہیں جائز نفع لینا اوس چیز کا جسپر قبضہ نہیں اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو پاس بائع کے نہیں لیکن اگر فریب نہو تو جائز ہے اور خیار مجلس ثابت ہے جبتک بائع و مشتری جدا نہیں ہوتے ہین

باب بیان مین سود کے

حرام ہے بیچنا سونے کا سونے سے اور چاندی کا چاندی سے اور گیہون کا گیہون سے اور جو کا جو سے اور خرمے کا خرمے سے اور نمک کا نمک سے مگر مانند کا مانند سے ہاتہون ہات اور ملانے مین اور چیزون کے ساتھہ حکم ان چیزون کے اختلاف ہے پس اگر جنسین الگ الگ ہین تو زیادتی جائز ہے جبکہ لین دین ہاتہون ہاتہہ ہو اور جائز نہین بیچنا ایک جنس کا اوسی جنس سے جبکہ برابر ہونا اونکا معلوم نہو اگرچہ اوسکے ساتھہ اور کچھہ ہو سوا اوسکے جیسے ایک تلوار چاندی کے قبضہ کی بیچے اور اوسمین چاندی قیمت سے زیادہ ہو تو یہہ بیع صحیح نہین مگر جبکہ چاندی کی برابر قیمت دے اگرچہ اوسکے ساتھہ جو ہا تلوار کا بھی ہے اور نہین جائز بیچنا گیلی کہجور کا سوکھی کہجور سے مگر محتاجون کو اور بیچنا گوشت کا بدلے جانور کے اور جائز ہے بیچنا ایک

جانور کا دو جانور یا زیادہ سے جو اوسی کی جنس ہو اور جائز نہین بیچنا ایک چیز کا
قیمت سے ایک مدت تک پھر خریدنا اوسی چیز کا اوس قیمت سے کم پر

باب بیان مین خیار کے

جو شخص کسی عیبدار چیز کو بیچے اوسپر واجب ہے کہ عیب کو ظاہر کر دے نہین تو خریدار
کو اختیار ہے رکھے یا پھیر دے اور خراج ضمان پر ہے یعنی مالک نفع غلام کا مثلاً اگر مشتری
ہے نہ بائع اور پہونچتا ہی خریدار کو پھیر دینا چیز کا بسبب فریب کے اور منجملہ فریب کے ہے نہ دوہنا
دودہ کا تاکہ خریدار کو زیادہ معلوم ہو سو ایسے جانور کو پھیر دے مع ایک صاع خرمے کے یا
جس چیز پر دونون راضی ہو جاوین اور ثابت ہی خیار واسطے اوس شخص کے جو دہوکہا کہاتا ہی
اپنے خرید مین یا جسنے بیچدیا پہلے پہونچنے بازار کے اور ہر ایک کو بائع و مشتری سے جنہون نے
بیع ناجائز کی ہی پہونچتا ہی کہ بیع یعنی خریدی ہوئی چیز کو پھیر دے اور جسنے بے دیکھے کچھ مول
لیا اوسکو پھیر دینا اوسکا عیب دیکھکر یا پسند کرے اوس چیز کو پہونچتا ہی اور جس چیز کو خیار سے لیا
ہی اوسکو بھی پھیر سکتا ہی اور جب اختلاف کرین بائع مشتری تو بات بیچنے والے کی بات ہی یعنی معتبر قول بائع کا ہی مشتری کا

باب بیان مین بیع سلم کے

یہ اسطرح پر ہی کہ اصل مال کو مجلس عقد مین دوسرے کو سپرد کر دے اس شرط پر کہ دے اوسے
وہ چیز جسپر دونون راضی ہوئے ہین ناپ وزن تول اور مدت معلوم پر اور نہ لے سلم کرنے والا
مگر وہی چیز جسکا نام لیا ہے یا اصل مال اپنا اور تصرف نکرے اوسمین پہلے قبضہ کرنے سے

باب بیان مین قرض کے

واجب ہے پھیرنا مانند کا یعنے جو قرض لیا ہے وہی چیز وقت ادا کرنیکے دے اور جائز ہی
بہتر یا زیادہ دینا قرضخواہ کو یعنے مقدار قرض سے جبکہ مشروط نہو یعنی زیادہ دینا اور جائز
نہین کہ کھینچے قرض نفع واسطے قرض دینے والے کے یعنی قرضخواہ قرضدار سے تحفہ ہدیہ وغیرہ کچھ نلے

کتاب بیان مین شفعہ کے

سبب شفعہ کا شرکت ہی کسی چیز مین اگرچہ چیز منقول ہو پھر جب تقسیم ہو گئی یعنے شے مشترک تو شفعہ نرہا اور درست نہین شریک کو بیچنا اوس چیز کا یہان تک کہ خبر کرے دوسرے شریک کو اور باطل نہین ہوتا شفعہ دیر کرنے شریک سے

کتاب بیان مین اجارہ کے

جائز ہے اجارہ ہر کام پر کہ منع نہین کیا ہے اوس سے شرع نے لیکن اجرت معلوم ہو وقت اجارہ کے نہین تو مزدور مستحق ہوگا مزدوری کا موافق اپنے کام کے نزدیک اوس کام والون کے اور نہی آئی ہی کسب حجام اور اجرت زنا اور نذرانہ کاہن اور کرایہ نر اور اجرت مؤذن سے اوسے منع ہے دینا غلہ کا اجرت پسائی مین اور جائز ہے اجرت لینا تلاوت قرآن پر نہ قرآن سکھانے پر اور جائز ہے دینا کھیتی کا ایک مدت معلوم تک اجرت معلوم پر جیسے زمین کو نصف پیداوار زمین پر کرایہ دیوے اور جسنے بگاڑ دیا اوس چیز کو جسپر لوگ اوسکو مزدور مقرر کیا تھا یا تلف کیا اوس چیز کو جسپر وہ متاجر تھا تو وہ ضامن ہے اوس چیز کا لینے چیز اوس سے لیجاوے گی

باب بیان مین آباد کرنے زمین اور جاگیر دینے کے

جسنے آباد کی ایسی زمین جسکو آباد نکیا تھا کسی اور نے پہلے اس سے تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے اوسکا اور یہ زمین اوسکے ملک ہے اور جائز ہے امام کو کہ جاگیر دے اوس شخص کو جسکے دینے مین مصلحت ہے زمین بے آباد یا کان یا پانی وغیرہ سے

کتاب بیان مین شرکت کے

لوگ شریک ہین پانی اگ گھاس مین اور جب پانی والے آپس مین جھگڑین تو زیادہ حقدار پانی کا وہی جو اوپر ہے وہ روک لے پانی کو ٹخنون تک پھر چھوڑ دے اوسکو واسطے نیچے والے کے اور نہین جائز روکنا کسی کا زیادہ پانی سے کہ روکے کے سبب اوسکے گھاس کو اور امام کو پہونچتا ہی کہ وقت حاجت کے کچھ خاص کو واسطے چرنے مواشی اہل اسلام کے روک لے اور جائز ہے شریک ہونا نقد مین اور تجارت مین اور بانٹنا نفع کا موافق

اوسکے جسپر دونو راضی ہوئے ہین اور جائز ہے شرکت ایسے لئے بدن جنتک شامل نہو یہ معاملہ نادرست چیز پر اور جب جھگڑین شریک بعرض راہ بین تو اوس راہ کو سات گز چوڑا کردین اور منع نکرے ہمسایہ ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار بین اور نہین نقصان کرتے دینا اور نقصان لینا درمیان شریکون کے اور جو کوئی شریک کو نقصان دیے تو امام کو جائز ہے کہ اوسکو سزا دے ساتھہ اوکھیڑنے درخت یا بیچدینے اوسکے گہر کے

باب بیان مین رہن کے

جائز ہے گرو رکہنا اوس چیز کا جسکا مالک ہے راہن واسطے ادائے قرض کے جو اوسکے ذمہ پر ہے اور رہن کے جانور پر سواری کیجا وے اور اوسکا دودہیا جاوے عوض اوس خرچ کے جو رہن چیز پر ہوا ہے اور نہین روکی جاتی چیز رہن کی بسبب تاخیر کے لینے اگر راہن نے اوسکو وقت شرط پر چہوڑا یا تو مرتہن اوسکا مالک نہین ہوتا

کتاب بیان مین امانت و عاریت کے

واجب ہے امانت رکہنیوالے عاریت لینے والے پر ادا کرنا امانت کا اوس شخص کو جسکی امانت اوسنے رکہی ہو اور خیانت نکرے اوسکی جو اوسکی خیانت کرے اور نہین تاوان امانت رکہنیوالے پر جب تلف ہو جاوے امانت یا عاریت بدون اسکے تباہ کرنے اور خیانت کرنے کے اور جائز نہین منع کرنا امانت کی چیز کا جیسے ڈول ہانڈی اور نرنسل لینیکا اور دوہنا جانور کا حاجتمند کو اور سواری دینا کسی کو راہ خدا مین

کتاب بیان مین غصب کے

گنہگار ہے غصب کرنیوالا کسی چیز کا یعنے کسیکی چیز لیکر دابرکھے اور اوسکو ندے اور واجب ہے پھیر دینا اوس چیز کا جو لیلی ہو اور حلال نہین مال کسی مسلمان کا مگر اوسکی خوشی خاطر سے اور نہین حق واسطے رگ ظالم کے یعنے اگر کوئی شخص زمین آباد کرے تو وہ اوسکی مالک ہے ظالم کا اوسمین کچھہ حق نہین کہ اوس سے چہینلے اور جسنے کہیتی کی کسیکی زمین

مین بے اجازت اوسکی تو وہ کھیتی اوسکی نہین بلکہ مالک زمین کی ہے اپنا خرچ اوس سے
لے لے اور جسنے درخت لگائے غیر کی زمین مین اوسکو اوکھیڑ لے اور جائز نہین نفع لینا
غصب کی چیز سے اور جو کوئی تلف کردے کسی چیز کو تو ویسی ہی چیز دے یا اوسکی قیمت

کتاب بیان مین آزاد کرنیکے

بہتر بردہ وہ ہے جو بہت نفیس و قیمتی ہو اور جائز ہی آزاد کرنا لونڈی غلام کا بشرط خدمت
کے اور جو مانند اسکے ہو اور جو کوئی مالک ہوا رحم کا تو وہ آزاد ہوگیا اور پھر اور جو کوئی مملوک کا
ناک کان کاٹے تو اوسکو آزاد کردے نہین تو حاکم یا امام آزاد کردے اور جو کوئی آزاد
کرے حصہ اپنا غلام مین سے تو وہ ضامن ہے حصہ شریکو نکا بعد قیمت کرنیکے نہین تو
فقط اوسی کا حصہ آزاد ہوا اور دوسرے شریک اوس سے خدمت لینگے اور درست نہین شرط
کرنا ولا کا واسطے غیر آزاد کرنے والے کے اور جائز ہے آزاد کرنا مملوک کا بعد مرنے کے اور وہ
آزاد ہو جاتا ہے مرنے مالک سے اور جب مالک محتاج ہو تو اوسکو بیچنا اوس مملوک کا جائز ہے
اور جائز ہے کتابت مملوک کے مال مقرر پر اور وہ اوسکو ادا کرے یعنے کما کر پس جب
پورا مال دیدیگا تو آزاد ہو جائیگا بالکل نہین تو بقدر ادائے مال کے آزاد ہوگا اور جب
عاجز ہوگا دینے سے مال کتابت کے تو پھر مملوک رہا آزاد نہوا اور جس شخص کی اولاد لونڈی
سے ہوئی تو اوسکو بیچنا اوس لونڈی کا درست نہین اور وہ آزاد ہو جاتی ہے مرنے مالک سے یا اوسکو مخیر کردینے سے واسطے آزادی کے

کتاب بیان مین وقف کے

جسنے اپنے ملک خدا کی راہ مین واسطے ثواب کے وقف کی وہ ملک وقف ہوگئی اور اوسکو
پہونچتا ہے کہ آمدنی اوس وقف کی جہان چاہے صرف کرے یعنے ایسی جگہہ جسمین نزدیکی خدا
کی حاصل ہو اور اوسکے متولی پر واجب ہے کہ کہاوے اوسمین سے ساتھہ معروف کے یعنے
بقدر حاجت وضرورت نہ زیادہ اور واقف اپنی جان کو اوسوقت مین مانند سب
مسلمانون کے ٹہیراوے اور جسنے کچھہ وقف کیا اور وارثون کو اوس سے نقصان پہونچا

تو وہ وقف باطل ہی اور جسنے کچھ مال اپنا کسی مسجد یا مشہد پر رکہا جس سے کسیکو فائدہ نہیں
تو اوسکا صرف کرنا محتاجون اور مصلحت مسلمانون مین جائز ہے اسی قسم سے ہی وہ مال
جو کعبہ شریف اور مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مین وقف کیا جاتا ہی اور وقف کرنا
قبر وغیرہ اونکے بلند کرنے اور آرایش کو یا ایسا کام کرنا جس سے زیارت کے واسطے فتنہ مین پڑین باطل ہی

کتاب بیان مین ہدیہ کے

مشروع ہے قبول کرنا ہدیہ کا اور بدلہ دینا ہدیہ لانے والے کو اور جائز ہے ہدیہ
درمیان مسلمان اور کافر کے اور حرام ہے ہدیہ دیکر پہیر لینا اور واجب ہے برابری کرنا
درمیان اولاد کے یعنی لین دین مین اور پہیر دینا ہدیہ کا بدون مانع شرعی کے مکروہ ہی

کتاب بیان مین ہبہ کے

ہبہ اگر بے عوض ہے تو حکم ہدیہ مین ہے سب باتون مین جو اوپر گذرین اور اگر عوض سے ہے
تو حکم بیع مین ہے اور عمریٰ رقبیٰ واجب کرتے ہین ملک کو واسطے اوس شخص کے جسکو عمریٰ
رقبیٰ کیا اور واسطے اوسکی نسل کے بعد مرنے اوسکے کے اور ان دونو مین رجوع نہین ہی یعنی اگر کسیکو
گہر دیا کہ تو اوسمین عمر بہر رہ تو وہ گہر اوسکا اور اوسکی نسل کا ہو گیا اب دینے والا پہیر نہین سکتا

کتاب بیان مین قسم کہانے کے

نہین قسم مگر اللہ کے نام یا صفت کی اور حرام ہے قسم کہانا غیر اللہ کی اور جسنے قسم
کہائی اور انشاء اللہ کہا اوسنے استثنا کیا وہ حانث نہین یعنی اوسپر قسم توڑنیکا گناہ نہین
اور جسنے کسی چیز پر قسم کہائی پہر اوسکے غیر کو بہتر جانا تو وہی بات کرے جو بہتر ہی اور قسم کا
کفارہ دے اور جسکو زبردستی قسم دیجاوے اوسپر وہ قسم لازم نہین آتی اور وہ گنہگار نہین ہوتا
اوسکے توڑنے سے اور یمین غموس وہ ہی کہ قسم کہانیوالا جہوٹ ہونا اوسکا جانتا ہے
اور لغو قسم پر پکڑ نہین اور حق ہے مسلمان کا مسلمان پر کہ اوسکی قسم کو سچا کر دے اور کفارہ قسم کا
وہی ہے جو خدا نے قرآن شریف مین فرمایا ہی یعنی دس مسکینونکو کہلانا یا کپڑا پہنانا یا گردن آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا

کتاب بیان مین نذر کے

صحیح نہین نذر مگر جسکا مقصود اوسمین ذات خدا ہے پس ضرور ہے کہ یہ نذر قربت ہو اور نہین
نذر معصیت خدا مین اونمین سے نذر معصیت وہ نذر ہے جسمین مخالفت ہو برابری کی درمیان
اولاد کے اور زیادتی ہو درمیان وارثون کے خلاف حکم خدا کے اسیطرح نذر کرنا
قبر و نیرا ور اوسی چیز جسکا حکم نہین دیا خدا نے جیسے نذر کرنا مسجد و نیرا ور قبر و نیرا ور
دینا فاسقون کو جس سے وہ اور گناہ کرین اور جسنے واجب کیا اپنی جان پر ایسا کام
کہ نہین مشروع کیا اوسکو خدا نے تو نہین واجب ناذر پر پورا کرنا اوسکا اسیطرح وہ
کام جو مشروع ہے لیکن یہ اوسکو نہین کر سکتا اور جسنے نذر کی بے نام کے یا وہ کام گناہ ہے
جسکی نذر کی ہے یا اوسکی طاقت نہین رکہتا تو اوسپر کفارہ ہے قسم کا اور جسنے نذر کی قربت
خدا کی اور وہ مشرک تہا پہر مسلمان ہوا تو لازم ہے اوسکو پورا کرنا اوس نذر کا اور جاری نہین ہوتی
نذر مگر تہائی ترکہ سے اور جب مر جاوے نذر کرنیوالا اور بیٹا اوسکا نذر کو پورا کر دے تو یہ کافی ہوگا اوسے

کتاب بیان مین کہانے کے

اصل ہر چیز مین حلت ہے اور نہین حرام مگر وہ چیز جسکو حرام کیا خدا و رسول نے اور جس چیز سے
سکوت کیا خدا و رسول نے وہ معاف ہے پس حرام ہے وہ چیز قرآن شریف مین ہے
یعنے مُردار جانور اور خون بہتا ہوا اور گوشت سور کا اور جسپر وقت ذبح کے نام غیر اللہ کا
لین اور جو جانور گلا گہونٹنے سے مر جاوے اور جو عصے سے مارا گیا ہے اور جو اونچی جگہہ سے
گر کر مر گیا ہو اور جسکو دوسرے جانور نے سینگ سے مار ڈالا ہے اور جسکو درندہ نے کہایا ہے
مگر جو زندہ ملا اور اوسکو ذبح کر لیا اور جو کسی تہان اور بت وغیرہ پر ذبح کیا گیا اور حرام ہے
ہر دانت والا درندہ اور چنگل والا پرندہ اور دیسی گدہا اور گاؤ نجاست کہانے
والی پہلے استنقاء سے اور کتا بلی اور ہر پلید چیز اور جو اسکے سوا ہے وہ حلال ہے

باب بیان مین شکار کے

جو جانور شکار کیا گیا ہتیار زخمی کرنیوالے سے اور کتّے اور باز وغیرہ سے وہ حلال ہی جبکہ خدا کا نام اوسپر لیا گیا ہو اور جو شکار کیا گیا اور طرح پر تو ضرور ہی گلا کاٹنا اوسکا اور جب شبہ پیدا ہو جاوے کتّے سکھائے ہوئے کے دوسرا کتا تو پھر شکار ان دونون کا حلال نہین اور جب کہا لیا سگ معلم اور مانند اوس کے نے شکار مین سے تو وہ حلال نہین اسلیے کہ نہین روکا اوسنے شکار مذکور کو مگر اپنے لیے اور جب پایا جاوے شکار بعد تیر لگانے کے مردہ اگرچہ بعد کئی دن کے ہو گیا ہو سوا پانی کے تو وہ حلال ہے جبتک کہ بدبو نہین کی اوسنے یا نہین جانتا شکاری کہ اسکو اور کے تیر نے قتل کیا ہے

کتاب بیان مین ذبح کے

ذبح وہ ہے کہ خون بہاوے گردن کی رگ کو کاٹے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے اگرچہ پتھر لکڑی سے ہو مگر دانت اور ناخن نہو اور حرام ہے عذاب دینا بچہ کو اور مثلہ کرنا یعنے ناک کان کاٹنا اسطرح چورنگ بنانا اور ذبح کرنا جانور کا واسطے غیر خدا کے اور جب مشکل ہو ذبح کرنا کسی سبب سے تو جائز ہو زخمی کرنا اوسکا تیر مارنے نیزہ لگانے سے اور یہ مانند ذبح کے ہے اور ذبح بچہ کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ہے اور جو چیز کہ زندہ جانور سے جدا کریں اور کاٹ لین تو وہ مردار ہے اور حلال ہین دو مردار اور دو خون مچھلی ٹیڑی جگر اور تلی اور حلال ہے کہانا مردار کا مضطر کو یعنے جو شخص بہوک سے بیتاب ہو اور حلال کہانا اوسکو میسر نہو ؛

باب بیان مین مہمان کے

جو شخص پاوے ایسی چیز جس سے کسیکی مہمانی کر سکے یعنے مقدور رکہتا ہو تو اوسپر واجب ہے کہ جو مہمان اوسکے یہان آوے اوسکی مہمانی کرے اور حد مہمانی کی تین دن ہین اور اس سے سوا صدقہ ہے اور مہمان کو درست نہین کہ میزبان کے پاس اتنا ٹہرے کہ اوسکو تنگ کر دے اور جب صاحب مقدور مہمانی نکرے تو مہمان کو پہونچتا ہی کہ اوسکے مال سے بقدر اپنی مہمانی کے لیوے اور کہانا کسی کی چیز کا بے اذن اوسکے حرام ہے اور اسی قسم سے ہے ڈوہنا چوپایہ کا اور اوٹہا لینا میوہ کا اور کہانا کہیت مین سے کہ بغیر اذن مالک کے

جائز نہین مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوس کے تو پکارے مالک اونٹ یا باغ کو اگر وہ بولے تو بہتر نہین تو دودہ پی لے اور میوہ کہا لے لیکن گود نہ بھرے۔

باب بیان مین آداب کہانیکے

مشروع ہے کہانیوالے کو بسم اللہ کہنا سید ہے ہات سے کہانا اور کہنا ... سے کہانا نہ بیچ مین سے اور اپنے سامنے سے کہانا لیوے نہ اور کے سامنے سے اور انگلیون اور رکابی کو چاٹنا اور الحمد للہ کہنا بعد کہا چکنے کے اور دعا کرنا اور تکیہ لگا کر نہ کہا دے۔

باب بیان مین پینے کے

ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہی اور جسکا بہت نشہ کرے اوس چیز کا تہوڑا بہی حرام ہے اور جائز ہی بنانا نبیذ کا سب برتنون مین اور نہین جائز نبیذ بنانا دو جنس مخلوط کا جیسے کچی پکی کہجور کو ملا دینا کہ اس سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہی اور حرام ہی سرکہ بنانا شراب کا اور جائز ہے پینا شربت انگور کا اور نبیذ کا پہلے جوش کہانے سے اور گمان جوش کا تین دن سے زیادہ مین ہے اور آداب پینے کے یہ ہین کہ تین سانس مین پیے اور سید ہے ہات مین برتن لے اور بیٹھ کر پیے اور جو شخص اسکے داہنے طرف ہو اوسکو پلانے مین مقدم کرے اور ساقی سب سے پیچھے پیے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہے اور پیچھے الحمد للہ اور مکروہ ہے پہونکنا پانی مین اور سانس لینا اوسمین اور پینا سونہہ سے مشک وغیرہ کے اور جب کوئی نجاست یا پتلی چیز مین پڑ جاوے تو پہر پینا اوسکا درست نہین اور جو وہ چیز جمی ہوئی ہو تو اوسکو اور اوسکے آس پاس کی چیز کو دور کردے باقی کو کہائے پیے اور حرام ہی کہانا پینا سونے چاندی کے برتن مین۔

کتاب بیان مین لباس کے

چھپانا ستر کا واجب ہے اکیلے اور دوکیلے مین اور نہ پہنے مرد خالص ریشمی جبکہ چار انگل سے زیادہ ہو مگر علاج کے لیے اور نہ بچھا دے ریشمی کپڑا اور نہ پہنے رنگا ہوا کسم کا اونٹ

کپڑا شہرت کا اور وہ کپڑا جو خاص ہے ساتھ عورتوں کے اور نہ عورت لباس
مرد کا پہنے اور حرام ہی مرد و پر زیور سونے کا نہ اور چیر کا جیسے موتی وغیرہ

کتاب بیان مین قربانی کے

ہر گہر والے کو قربانی کرنا مشروع ہے اور کم قربانی ایک بکری ہے اور وقت قربانی کا بعد
نماز عید کے ہے آخر ایام تشریق تک اور بہتر قربانی وہ ہے جو بہت موٹی تازی ہو اور
کافی نہین بکری سے مگر ایک سالہ اور بہیڑ سے گزشش ماہہ اور چاہیے کہ جانور قربانی
کا کانا اور بیمار اور لنگڑا اور دبلا اور سینگ ٹوٹا اور کان کٹا نہو اور کچہہ قربانی سے
صدقہ کرے یعنی محتاجون کو گوشت اوسکا بانٹ دے اور کچہہ کہاوے اور کچہہ رکھے

باب بیان مین ولیمہ کے

ولیمہ مشروع ہی اور قبول کرنا اوسکا واجب اور جو کوئی پہلے بلاوے اوسکو مقدم کرے پہر
اوسی جسکا گہر زیادہ نزدیک ہو اور اگر وہان کوئی خلاف شرع بات ہو تو پہر وہان جانا جائز نہین

فصل بیان مین عقیقہ کے

مستحب ہی دو بکری طرف سے بیٹے کے اور ایک بکری طرف سے دختر کے ساتوین دن جنے سے اور اسی
دن اوسکا نام رکہین اور بال منڈاوین اور برابر اوسکے سونا چاندی صدقہ کرین

کتاب بیان مین علاج کے

دوا کرنا جائز ہے اور سو چنا بیماری کا خدا کو فضل ہی اگر صبر کر سکے اور حرام ہی دوا
کرنا حرام چیزون سے اور مکروہ ہے داغ دینا اور نہین مضایقہ خون کہچوانے
کا اور منتر کرنا نظر بد وغیرہ سے جائز ہی ساتہہ ایسی چیز کے جو شرع مین جائز ہو

کتاب بیان مین وکالت کے

جائز ہے جائز التصرف کو وکیل مقرر کرنا غیر کا ہر چیز مین جبتک منع نکرے کوئی مانع
شرعی اور جب بیچے یا مول لے وکیل زیادہ اوس مقدار پر جو موکل نے مقرر

کر دیا تو وہ زیادہ موکل کا ہے نہ وکیل کا اور جب مخالفت کی وکیل نے موکل کے زیادہ نفع کی چیز یا اور کسی بات مین اور موکل اوسپر راضی ہو گیا تو یہ لین دین درست ہوا

کتاب بیان مین ضمانت کے

واجب ہے اوس شخص پر جو ضامن ہو کسی زندہ یا مردہ پر مال سونپنے کا یعنی مال ضامن ہو یہ تاوان یعنے ڈانڈ دے اوسکو وقت طلب کے اور خود اوس سے مانگے جسکی ضمانت دی ہے اگر مامور تھا اوسکی طرف سے اور جو ضامن ہو کسی شخص کے حاضر کر دینے کا یعنے حاضر ضامن ہو تو اوسپر حاضر کر دینا اوسکا واجب ہے نہین تو تاوان مین دے وہ چیز جو اوسکے ذمہ پر ہے

کتاب بیان مین صلح کے

صلح جائز ہی درمیان مسلمانون کے مگر وہ صلح جو حلال کر دے حرام کو اور حرام کر دے حلال کو اور جائز ہے صلح معلوم و مجہول کے واسطے معلوم و مجہول کے اور جائز ہے. صلح کر لینا یعنے مال پر عوض خون کے اور اگرچہ صلح انکار سے ہو

کتاب بیان مین حوالہ کے

جو شخص حوالہ کیا جاوے کسی مالدار پر اوسکو چاہیے کہ اس حوالہ کو قبول کر لے اور جب دیر لگا وی وہ شخص جسپر حوالہ کیا گیا ہے یا مفلس ہو جاوے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ اپنا قرض حوالہ کرنیوالے سے مانگے

کتاب بیان مین مفلس کے

قرضخواہ کو جائز ہے کہ جو کچھ پاس قرضدار مفلس کے پاوے لیلے مگر وہ چیز کہ جس سے اوسکو غنا نہین اور وہ گھر ہے اور کپڑا بقدر ستر عورت کے اور جو بچا وے اوسکو سردی سے اور سد رمق ہو واسطے اوسکے معہ عیال کے اور جسنے پایا مال اپنا نزدیک قرضدار کے وہ زیادہ حق دار ہے اوس مال کا اور جب کم ہوا مال مفلس کا اوسکے ادائے کل قرض سے تو جو کچھ اوسکے پاس ہے وہ حصہ سب قرضخواہون کا ہے اور جب ظاہر ہو گیا کہ وہ مفلس ہے تو جائز نہین قید کرنا اوس کا

ف. اوسکا اتنا بڑھ گیا کہ سارا قرض دیکر بیچ رہا یہ صلح معلوم کی مجہول سے ہوئی ۱۲ منہ مد ظلہ

اور ٹالنا مقدور والے کا ظلم ہے یعنے باوجود مقدور کے قرض ادا نکرے وہ ظالم ہے
جائز ہے اوسکی آبرو لینا اور اوسکو سزا دینا اور جائز ہے حاکم کو کہ روکدے اوسکو
تصرف کرنے سے اوسکے مال مین اور بیچدے مال اوسکا واسطے ادا کرنے قرض
اوسکے کے اسیطرح جائز ہے حاکم کو روک دینا بیجا صرف کرنے والے کو
اور اوسے جو اچھی طرح خرچ کرنا نہین جانتا اور اختیار رکھدین یتیم کو تصرف کرنے
کا اوس کے مال مین یہانتک کہ پاوین اوسمین رشد یعنے سلیقہ
اور جائز ہے ولی یتیم کو کھانا مال یتیم سے بقدر ضرورت کے

کتاب بیان مین لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کے

جو شخص پڑی چیز پاوے اوسکے تھیلی اور ڈوری کو پہچنوا دے پھر اگر مالک اوسکا
آوے تو اوسکو وہ چیز دیدے نہین تو ایک سال تک اوسے پہچنوایا کرے پھر اوسکا
صرف کرنا اس شخص کو جائز ہے اگرچہ اپنے ہی کام مین صرف کرے لیکن جب اوس چیز
کا مالک آویگا تو یہ شخص اوس چیز کا ضامن ہوگا یعنے یہ چیز اوسکے مالک کو دینا
پڑیگی اور لقطہ مکہ معظمہ کا زیادہ تر پہچنوانے مین غیر مکہ سے اور مضایقہ نہین نفع
لینے کا حقیر چیز سے جیسے لاٹھی کوڑا اور جو مانند اوسکے ہو جب کہ اوسے تین دن
تک پہچنوا لیا ہو اور لیا جاتا ہے لقطہ چوپایہ کا مگر اونٹ کہ اوسکو نلے

کتاب بیان مین قضا کے یعنی حکم کرنے کے

صحیح نہین حکم اوسکا جو مجتہد ہے اور لوگون کے مال سے پرہیز کرتا ہے اور مقدمہ مین
منصف ہے اور حکم مین برابری و عدل کرتا ہے اور حرام ہے قاضی پر حرص کرنا قضا
پر اور طلب کرنا عہدہ قضا کا اور نہین حلال امام کو قاضی کرنا ایسے شخص کا جو
طالب قضا ہو اور جو لائق قضا کے ہے وہ بڑے خطر مین ہے اوسکو
دو اجر ہین صواب مین اور ایک اجر ہے خطا مین اگر قصور نہین کیا ہے

اوسنے بحث مسئلہ مین اور ڈہونڈنے مین حکم کے اور حرام ہے اوسپر لینا رشوت
کا جو قاضی ہونیکے سبب سے اوسکے پاس آوے اور جائز نہین حاکم و قاضی کو حکم
کرنا غصہ مین اور واجب ہے اوسپر برابری کرنا درمیان دونون خصم یعنے مدعی مدعا علیہ
کے مگر یہ کہ ایک اون دونو مین سے کافر ہو اور واجب نہین سننا دونونکی بات
کا پہلے حکم دینے سے اور آسان کرنا پردہ کا جہان تک ہوسکے یعنے دربار
عام رکہنا اور زیادہ لوگون سے نہ چہپنا اور جائز ہے حاکم کو مقرر کرنا مددگارون
کا وقت حاجت کے اور سفارش کرنا اہل مقدمات کی ایک دوسرے سے
اور قرض مین سے کچھ چہڑوا دینا اور کہنا کہ صلح کرلو اور جاری ہوتا ہے حکم قاضی کا
ظاہر مین فقط سو جسکے لیے حکم کیا حاکم و قاضی نے وہ اسکو حلال ہے مگر جبکہ حکم مذکور مطابق واقع ہو

کتاب بیان مین خصومت یعنے جہگڑیکے

مدعی پر گواہ گذراننا ہے اور منکر پر قسم کہانا اور حکم کرتا ہے حاکم اقرار پر اور گواہی دو مرد
پر یا گواہی ایک مرد اور دو عورت پر یا گواہی ایک مرد اور مدعی کی قسم پر اور جائز ہے
حکم کرنا منکر کی قسم اور قسم رد پر اور اپنے علم پر اور مقبول نہین گواہی غیر عادل کی
اور نہ خائن کی اور نہ دشمن کی اور نہ متہم کی اور نہ قاذف کی یعنی جو زنا کی تہمت
کرے اور نہ گواہی دہقانی کی حق مین شہری کے اور جائز ہے گواہی غیر متہم
کی اپنے فعل یا قول پر اور جہوٹی گواہی اکبر کبائر ہے اور جب مدعی مدعا علیہ کے گواہ
مختلف ہون اور وجہ ترجیح کی نپائی جاوے تو اوس چیز کو تقسیم کردین اور جب
مدعی کے گواہ نہون تو نہین واسطے اوس کے مگر قسم لینا مدعی علیہ سے اگرچہ فاسق
ہو اور جب اوس نے قسم کہائی تو پہر گواہ مقبول نہین اور جس شخص نے اقرار کیا
کسی چیز کا حالت عقل بلوغ مین اور ہنسی نہین کرتا ہے اور نہ وہ چیز عقل و عادت
کی رو سے محال ہے تو یہ اقرار اوسکو لازم ہوا جو کچہ کہا اور کافی ہے اقرار

ایکبار کا بدون فرق کے درمیان اون چیزونکے جو حد واجب کرتی ہین اور جو نہین کرتی

کتاب بیان مین حدود کے باب بیان مین حد زناکی

زانی اگر کوارا اور آزاد ہے تو سو کوڑے مارے جاوین پھر ایکسال کے لیے شہر سے باہر نکالا جاوے اور اگر بیاہا ہوا ہے تو سو کوڑے مار کر سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اور کافی ہے اقرار ایکبار کا اور تکرار اقرار جو بعض وقایع مین آئی ہے بغرض اثبات کے ہے نہ بطریق شرط لیکن گواہی کے لیے چار گواہ ضرور ہین اور ضرور ہے اقرار و گواہی زنا مین صراحت داخل ہونے بدن کے اندر بدن کے اور ساقط ہوجاتی ہے حد شبہون سے جنکا احتمال ہو اور اقرار کرکے پھر جانے مین اور عورت کے کوارے پنے سے یا بدن مین ہڈی ہونے سے اور مرد کی آلت بریدہ یا نامرد ہونے سے اور حرام ہے سفارش کرنا حدود مین اور کھودا جاتا ہے ایک گڑھا واسطے سنگسار ہونے والے کے سینہ تک اور رجم نہین کیجاتی زن حاملہ یہانتک کہ بچہ جنے اور اوسکو دودھ پلاوے جب اور کوئی دودھ پلانیوالی اوسکو میسر نہو اور جائز ہے کوڑے مارنا زانی کو حالت مرض مین اگرچہ شاخ درخت سے ہو یا جو اوس کے مانند ہے اور قتل کیا جاوے اغلام کرنیوالا اگرچہ کوارا ہو اسی طرح وہ شخص جس سے اغلام کیا گیا ہے جبکہ مختار ہو یعنی اوس نے رضامندی سے اغلام کرایا نہ زبردستی سے حاصل یہ کہ اس صورت مین فاعل مفعول دونو کو قتل کرین اور تعزیر کیا جاوے جماع کرنیوالا جانور سے اور لونڈی غلام کو آدھے کوڑے آزاد کی زنا ورا دے یعنی مملوک کو مالک اوسکا یا حاکم وقت مارے

باب بیان مین چوری کے

جسنے چرایا مکلف مختار ہوکر مال محفوظ سے چوتھائی دینار اوسکا سیدہا ہات کاٹا جاوے اور کافی ہے اقرار کرنا ایکبار کا یا گواہی دو عادل کی اور مستحب ہے تلقین یعنی سکہانا چور کو جسکے پاس مال مسروق نکلے کہ کہدے کہ مینے نہین چرایا اور داغ دین جگہ کاٹنے ہات کی اور لٹکا دین ہات چور کا اوس کی گردن مین اور ساقط ہوجاتی ہے حد چور سے جبکہ مدعی معاف کردے

درہم یا دو سو حلہ یعنے چادر و ازار اور بھاری کیجاتی ہے دیت عمد و شبہ عمد کی اسطرح پر
کہ منجملہ سو اونٹ کے چالیس حاملہ ہوں اور دیت ذمے کی آدہی دیت مسلمان کی ہے
اور دیت عورت کی آدہی دیت مرد کی ہے ایسا ہی حکم دیت اطراف وغیرہ کا ہے جب
زیادہ ہو تہائی عضو پر اور واجب ہے پوری دیت دونو آنکہہ اور دونو ہونٹ اور دونو
ہات اور دونو پانوں اور دونو خصیہ مرد مین اور ایک عضو مین ان اعضا سے آدہی دیت ہے اسیطرح
واجب ہے پوری دیت ناک اور زبان اور ذکر یعنے آلہ مردی اور پٹیہ کی ہڈی مین اور دیت
آمومہ اور جائفہ کی ثلث دیت ہے آمومہ وہ چوٹ ہے جو اندر دماغ یا پتلی جہلی دماغ
کے پہونچے اور جائفہ وہ چوٹ ہے جو اندر پیٹ کے پہونچے اور منقلہ مین یعنے اوس چوٹ
مین جو ہڈی کو جگہہ سے سرکا دے عشر دیت اور نصف عشر ہے یعنے پندرہ اونٹ اور ہاشمہ مین
یعنے وہ چوٹ جو ہڈی کو توڑ ڈالے عشر دیت ہے اور ہر دانت مین نصف عشر یعنے
پانچ اونٹ اسیطرح موضحہ مین یعنے وہ چوٹ جو ہڈی کو ظاہر کر دے توڑے نہین پانچ اونٹ
ہین اور جو چوٹین انکے سوا ہین اونمین دیت موافق اندازہ چوٹ کے ہے نسبت ان
چوٹون کے جو مذکور ہوئین اور بچہ مین کہ پیٹ سے مردہ نکلے ایک بردہ ہے غلام
یا لونڈی اور معتبر غلام مین قیمت ہے پس دیت اوسکی موافق اوسکی قیمت کے ہوگی و

باب بیان مین قسامت کے

قاتل اگر منجملہ ایک جماعت محصور کے ہے تو قسامت ثابت ہوئی اور وہ پچاس قسم ہین اون
لوگون کی جنکو ولی مقتول اختیار کرے اور دیت ہے اگر قسم نکہاوین اور جو قسم کہالینگے
تو دیت ساقط ہو جاویگی اور صورت اشتباہ مین دیت بیت المال سے دیجاوے

کتاب بیان مین وصیت کے

واجب ہے وصیت کرنا اوس شخص کو جسکے پاس ایسی چیز ہو کہ اوسمین وصیت کریں
اور نہین صحیح ایسی وصیت جو وارثون کو ضرر پہونچاوے اور نہ وصیت واسطے وارث

کے کیونکہ خداے تعالے نے ہرحق دار حق کا مقرر کردیا ہے پس اب حاجت وصیت کی نہین اور صحیح نہین وصیت معصیت مین اور وصیت واسطے قرابت کے تیسرے حصہ مال سے ہے اور واجب ہے مقدم کرنا قرض کا یعنی وصیت پر اور جو مرجاوے اور کچھہ نچھوڑے کہ اوس سے قرض اوسکا دیا جاوے تو بادشاہ وہ قرض بیت المال سے ادا کرے

کتاب بیان مین میراث کے

تفصیل اسکی قرآن شریف مین ہے یعنے مرد کو مانند حصہ دو عورتون کے ہی اور اگر دو عورتون سے زیادہ ہون تو اونکو دو تہائی ہے اور اگر ایک عورت ہی تو اوسکو آدہا ہی اور ہر ایک کو مان باپ سے چہٹا حصہ اگر اوسکی اولاد ہی اور اگر اولاد نہین اور وارث ہوئے اوسکے مان باپ تو مان کو تہائی ملیگی اور اگر اوسکے بہائی ہین تو مان کو چہٹا حصہ ملیگا اور شوہر کو بی بی کے ترکہ سے آدہا ملیگا اور اگر اولاد نہین اور اگر اولاد ہے تو چوتہائی ملیگا اسی طرح بی بی کو شوہر کے ترکہ سے چوتہائی ملیگا اگر اولاد نہین اور اگر ہے اولاد تو آٹہوان حصہ ملیگا اور اگر ہی کلالہ یا عورت کہ اوسکا بہائی یا بہن ہی تو ہر ایک کو سدس ملیگا اور اگر زیادہ ہون تو سب تہائی مین شریک ہین اور واجب ہی شروع کرنا اون لوگون سے جنکے حصہ مقرر ہین اور جو باقی رہا وہ عصبہ کا ہی اور بہنین ہمراہ بیٹیون کے عصبہ ہین جو بچیگا وہ یہ لیوینگی بخاری مین ہی ابن مسعود سے کہ حکم کیا حضرت نے واسطے بیٹی کے آدہا اور واسطے پوتی کے چہٹا اور جو بچا وہ بہن کا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پوتی کا ہمراہ بیٹی کے چہٹا حصہ ہی پورا کرنے دو سدس کو اور واسطے پوتی کے ہمراہ بیٹی کے سدس یعنے چہٹا حصہ ہی پورا کرنے دو تہائی کو اسیطرح علاتی بہن کا ساتہہ سگی بہن کے چہٹا حصہ ہے علاتی وہ جو باپ کیطرف سے ہو فقط اور واسطے دادی کے ایک ہو یا کئی سدس ہی جب مان نہو اور واسطے دادا کے سدس ہے جب کوئی ساقط کرنیوالا نہو اور اگر ہو جیسے باپ تو پہر اوسکو

اوسکا مملوک کرنا اور اختیار زمین غنیمت کا امام کو ہی جو بہتر سمجھے وہ کرے بانٹ دے
یا مشترک چھوڑ دے درمیان غنیمت والون اور سب اہل اسلام کے اور جسکو ایک
مسلمان نے امان دی یعنے لڑائی مین وہ امن مین ہو گیا یعنے اب اوسکا مارنا جائز
نہین اور ایلچی مانند امان دیے ہوئے کے ہے یعنے اوسکا مارنا نچاہیے اور جائز ہے
صلح کرنا کافرون سے اگرچہ کسی شرط پر ہو اور ایک مدت مقرر تک ہو اور اکثر مدت
صلح کی دس برس ہے اور جائز ہے واسطے ہمیشہ کے صلح کر لینا کفار سے جزیہ لیکے
پیاور مشرک و ذمی کو رہنے سے جزیرہ عرب مین منع کرین یعنی اونکو وہان رہنے ٹہرنے نہ دین ۞

فصل بیان مین باغیون کے

واجب ہے لڑنا باغیون سے یہانتک کہ رجوع کرین طرف حق کے اور قتل نکرین انکے قیدی کو اور
تعاقب نکرین بہاگنے والے کا اور تمام نکرین کام ان کے زخمی کا اور نہ لوٹین مال انکا

فصل بیان مین اطاعت بادشاہ کے

اطاعت امامون حاکمون بادشاہون کی واجب ہے مگر نافرمانی خدا مین اور جائز
نہین خروج کرنا انپر جب تک قائم رکہین نماز اور ظاہر نکرین کفر صریح اور واجب ہے
صبر کرنا انکے ظلم پر اور خرچ کرنا خیرخواہی کا واسطے ان کے اور واجب ہے اما مون پر
دور کرنا دشمنون کا مسلمانون سے اور روکنا ظالم کے ہات کا انسے اور نگاہبانی
کرنا سرحدون ملک اسلام کا اور بندوبست رکہنا رعیت کا موافق حکم شرع شریف
کے بدن اور دین اور مال مین اور خرچ کرنا مال کا مصارف شرعی مین اور نلینا
اپنی ذات کے لیے بیت المال سے زیادہ کفاف ضروری سے یعنے بقدر حاجت
وضرورت کے لینا نہ زیادہ اوس سے اور مبالغہ کرنا درستی ظاہر و باطن مین فقط
تمام ہوا رسالہ فتح المغیث فی فقہ الحدیث اگرچہ یہ رسالہ ترجمہ تحت لفظی ہے لیکن واسطے
سہولت فہم مسائل کے کسیجگہہ کچھہ عبارت بڑہا دی ہی اور قید ترجمہ لفظی کی نہین

رکھی حق سبحانہ و تعالے سے امید ہے کہ اسکو قبول فرماوے اور سب مسلمان مرد عورتوں بچوں کو اوس سے فائدہ و ہدایت بخشے آمین ثم آمین وباللہ التوفیق والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اہل الہدی والدرجات

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ درماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری رسالہ ہدایت مقالہ مسمی **بفتح المغیث بفقہ الحدیث** رشحۂ خامۂ افادت جامہ عمدۃ المفسرین قدوۃ المحدثین حامی سنن ماحی بدع و فتن مستوعب فضائل شایان مستجمع فواضل نمایان جناب مستطاب **نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر** دام بالاقبال والافتخار در مطبع صدیقی واقع لاہور حلیۂ طبع پوشیدہ جلوہ آرائے اہل فضل و کمال گردید

مادہ تاریخ طبع از نتائج طبع وقاد و ذہن نقاد مولوی حافظ سید محمد سورتی

مہتمم جلسا و اوقاف ریاست بھوپال و مصارف دہ از منشی احمد علی صاحب مجمع کمالات و فضائل

شہر بھوپال میں سب سے بڑے خیر طلب و دولتخواہ
جھوٹ بولوں تو زبان قطع ہو تالو سے مری
اسکے ناخن پہ ہے مسطور حدیث و تفسیر
اسکی طغرا سے مضمون ہی فصاحت کی کتاب
میرا استاد بھی محسن بھی ہے نواب بھی ہے

کوئی پوچھے کہ بھلا کون تو ہم کہیں کہ ہم
جھوٹ لکھوں تو مرا ہات ہو کٹ ہی سے قلم
صادق ہر فن میں ہے صدیق حسن خان کا قدم
اسکی توقیع سے نافذ ہے بلاغت کی رقم
رہے دنیا میں یہ سلطنت و خیل و حشم

اسکے عنوان سے ظاہر ہے سیادت اسکی
اسکے سیما سے نمایان ہے شرف اور کرم

عالمِ فاضلِ شیرین سخن خوش لہجہ
نونہالِ چمن سید فخرِ آدم

اسکو زیبا ہے جو تصنیف کرے کوئی کتاب
موںھ مین ناطق ہے زبان تا بہ بیان جاری و قلم

دونون ہاتون مین ہین دو کام خدا کی حکمت
ایک جانب کو قلم ایک طرف سیف و علم

فقہ کہتے ہین اسے نام ہے اسکا تحقیق
راز سربستہ رہا کوئی نہ نکتہ مبہم

طبع اسبار کی جو تاریخ کا طالب ہوا دل
کرکے زانوئے تامل پہ ذرا گردن خم

کہا احمد نے ادرا بدعتی بے دین کا سر
ہے چھپی فقہ احادیث رسولِ اکرم
۱۲۹۹

تاریخ طبع رسالہ از نتائج فکر شاعر ممتاز منشی محمد عبد العزیز عاجز

جب رسالہ فقہِ سنت کا زبانِ ہند مین
نام نامی اس رسالہ کا رکھا فتح المغیث

نورِ فقہ علم سنت سے ہوتا روشن جہان
عاجز نے جب فکر کی تاریخ کی

کہی بے دہر کہ ہو کہدے یہ
حضرت نواب صدیق الحسن خان نے لکھا

فقہ کی تحقیق کا گویا کہ دروازہ کھلا
مطبع صدیقی مین اسکا حکم چھپنے کا دیا

گوشِ جان مین یون ہروشِ غیب سے آئی ندا
آفتابِ فقہ روشن ہوگیا اچھا ہوا
۱۲۹۹

تاریخ طبعزاد شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور مہتمم الکتاب

جہان مین چھپی گر فتح المغیث
شک نہ کچھ اثبات مین تم لا ہیو

اور نہ ہو اسکے سوا فقہ و حدیث
فکر جب مجکو ہوئی تاریخ کی

دین باقی ہے سمجھ لو بہا ہیو
غیب سے مجکو ندا تب یون ہوئی

جب اوڑایا تو شہ سر دشمن کا صاف
بہر دیا کوزہ سے بہرِ دریا ہے خلاف
۱۲۹۹

واضح ہو کہ نسخے اصل رسالہ کی اجازت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر مد ظلہم سے حاصل کرکے اسکو چھپوایا ہے کوئی صاحب انکی بدون اجازت اسکے چھاپنے کا قصد نفرماوے اور جو بقا